SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, September 21, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(*RECITATION FROM THE HOLY QURAN*)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُل
لَّا تُقْسِمُوا طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ
وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ
إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾

ترجمہ : اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اور اس (سورت النور کی نافرمانی) سے بچتا ہے تو یہی لوگ مراد کو پہنچتے ہیں۔

اور یہ (منافقین) اللہ کی بڑی سخت تاکیدی قسمیں کھاتے (اور آپ کو یقین دلاتے رہتے) ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو (وہ ابھی گھر بار چھوڑ کر جہاد کے لئے) نکل کھڑے ہوں۔ آپ فرما دیجئے کہ قسمیں مت کھاؤ صحیح اطاعت و فرمانبرداری چاہیئے (اطاعت کا تعلق قول سے نہیں عمل سے ہے) بیشک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ (وہ تمہارے قول و فعل سب سے واقف ہے)۔

آپ فرما دیجئے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا حکم مانو پھر (اس حکم کے بعد بھی) اگر تم (ان کی اطاعت سے) منہ موڑو گے تو ان کو تو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے اور تم کو تمہاری

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, September 21, 1987

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at five of the clock in the evening with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(*RECITATION FROM THE HOLY QURAN*)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
﴿٥٢﴾ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِنْ أَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُلْ
لَّا تُقْسِمُوا طَاعَةٌ مَّعْرُوفَةٌ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿٥٣﴾
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ
وَعَلَيْكُم مَّا حُمِّلْتُمْ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا وَمَا عَلَى الرَّسُولِ
إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٥٤﴾

ترجمہ: اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا رہتا ہے اور اس (سورت النور کی نافرمانی) سے بچتا ہے تو یہی لوگ مراد کو پہنچتے ہیں۔

اور یہ (منافقین) اللہ کی بڑی سخت تاکیدی قسمیں کھاتے (اور آپ کو یقین دلاتے رہتے) ہیں کہ اگر آپ انہیں حکم دیں تو (وہ ابھی گھر بار چھوڑ کر جہاد کے لئے) نکل کھڑے ہوں۔ آپ فرما دیجئے کہ قسمیں مت کھاؤ صحیح اطاعت و فرمانبرداری چاہیئے (اطاعت کا تعلق قول سے نہیں عمل سے ہے) بیشک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ (وہ تمہارے قول و فعل سب سے واقف ہے)۔

آپ فرما دیجئے کہ تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کا حکم مانو پھر (اس حکم کے بعد بھی) اگر تم (ان کی اطاعت سے) منہ موڑو گے تو ان کو تو اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے اور تم کو تمہاری

ذمہ داری ہے ، اگر تم ان کی اطاعت کروگے (اپنی ذمہ داری بجا لاؤگے) تو ہدایت پاؤگے ۔ اور رسولؐ کے ذمہ تو (اللہ کے احکام تم تک) صاف صاف پہنچا دینا ہے ۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

جناب چیئرمین : جزاک اللہ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ،

In pursuance of Sub-Rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, I nominate the following Members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the September, October, 1987 Session of the Senate of Pakistan:

1. Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan.
2. Lt. Gen. (Retd.) Syed Jamal Mian.
3. Sheikh Ejaz Ahmed.

I would also like to inform the House that Mr. Muhammad Ali Khan of Hoti would continue in the absence of the Prime Minister to be the Leader of the House during the current session as well.

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Jenab Abdur Rahim Mir Dad Khel Sahib—question No. 1.

Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel: Point of Order, Sir.

جناب چیئرمین : جی فرمائیے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب چیئرمین ! آپ کو معلوم ہے کہ وفاقی دارالحکومت کے قریب حالیہ جو دھماکہ ہوا ہے اس بم کے دھماکے میں پانچ افراد شہید اور کئی افراد زخمی ہوگئے ہیں ۔ میری آپ کے توسط سے اس ایوان سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے ۔

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب ۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا : ہمارے محترم عبدالرحیم صاحب کی والدہ کا انتقال ہوا ہے اس کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے ۔

جناب محمد علی خان : جناب والا! اس سے قبل مردان میں بھی ایسا ایک حادثہ رونما ہوا ہے اور اس کے بعد ٹرائیبل ایریا میں بھی اس قسم کے کئی ایسے واقعات ہو چکے ہیں اور ہمارے دو سینیٹر حضرات کی مائیں وفات پا چکی ہیں لہذا سب کو اس فاتحہ میں شامل فرمایا جائے اور اے کے ۔ بروہی صاحب جو کہ ایک ماہر قانون اور ہمارے پاکستان کے لئے ایک asset تھے ان کا بھی حال ہی میں انتقال ہوا ہے ان کو بھی اس فاتحہ میں شامل فرمایا جائے ۔

جناب چیرمین : مجھے اتفاق ہے ۔ میں قاضی عبداللطیف صاحب سے درخواست کروں گا کہ سب کے لئے دعائے مغفرت کریں ۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

جناب چیرمین : جزاک اللہ ۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب ۔ سوال نمبر ۱ ۔

RESIDENTIAL ACCOMMODATION FOR M.D. SHALIMAR RECORDING CO.

1. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) whether residential accommodation has been officially provided to the present M.D. of Shalimar recording Company; and if so,

(b) the monthly rent for the said residence and the total amount paid to its owner in advance so far?

Qazi Abdul Majid Abid: (a) Yes.

		Rs.
(b)	Monthly Rent	4,000.00
	Advance for 2 years	96,000.00

جناب چیرمین : کوئی ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ ماہانہ تنخواہ اور پورے الاؤنسز کو ملا کر اس مکان کے کرایہ کی کتنی رقم بنتی ہے ؟

جناب چیئرمین: جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد: سر! ایمنجنگ ڈائریکٹر کو مفت جائے رہائش دی جاتی ہے جس کے چار ہزار روپے کرایہ ہے اس کے علاوہ اس کے پاس مفت کار ہے۔ ملازموں کے سلسلے میں اس کو دو ہزار روپے دیئے جاتے ہیں اور ٹیلی فون کی ۵ سو روپے تک کی فری کال کی اجازت ہے ...... (مداخلت)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں نقد معاوضہ جو اس کو ٹوٹل ملتا ہے اگر وہ بتادیں تو بہتر ہے؟

قاضی عبدالمجید عابد: ٹوٹل معاوضہ چار ہزار پانچ سو روپے ملتے ہیں اور کرایہ اس کے علاوہ ہے۔

جناب چیئرمین: جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ ڈائریکٹر صاحب جس ملازم کے کے لئے دو ہزار روپے لے رہے ہیں واقعی اس کو دو ہزار روپے تنخواہ دی جاتی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب قاضی صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد: سر! یہ تفصیل دوسرے سوال میں موجود ہے۔

جناب چیئرمین: تو دوسرا سوال اٹھالیں۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب۔

SALARY AND FACILITIES GIVEN TO THE M.D. SHALIMAR RECORDING CO.

2. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the date of appointment and grade of the present Managing Director, Shalimar Recording Company Islamabad;

(b) the number of vehicles under his private and official use alongwith the details of amount spent on petrol and maintenance of these vehicles during the last two financial years; and

(c) the total expenditure incurred on account of office and residential telephones of the said officer during the said period?

Qazi Abdul Majid Abid: (a) Date of Appointment; 1-4-1980. Government grades do not apply to Shalimar Recording Conpany Limited.

(b) Only one car is under the use of Managing Director. The details of petrol and maintenance expenses for the last two financial years are as under:—

PETROL-MAINTENANCE-TOTAL

	Rs.	Rs.	Rs.
1985-86	25,886	18,135	44,021
1986-87	26,526	9,349	35,875

(c) No exclusive official telephone number has been provided to Managing Director. Details of expenses for his residential telephone is as under:—

	Rs.
1985-86	4,681.00
1986-87	3,552.00

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ ڈائریکٹر صاحب کو جو کار دی گئی ہے وہ کس قسم کی کار ہے؟

جناب چیئرمین: وہ جس قسم کی بھی تھی اب وہ سب بدل رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: وہ پرانی کار چلا رہے ہیں یا اب نئے سوزوکی چلا رہے ہیں۔

قاضی عبدالمجید عابد: جو نیا رواج داخل کیا گیا ہے۔ اسی کے مطابق ان کو بھی چھٹی کرا دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ پیٹرول کی دیکھ بھال کی جو کل قیمت بتائی گئی ہے کیا اس کے الاؤنس میں مزید اضافہ ہونے کا امکان ہے؟

جناب چیئرمین: اگر پٹرول کی قیمت بڑھ گئی تو ضرور ہوگا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اس کا مطلب ہے کہ حکومت آئندہ سوچ رہی ہے قیمت بڑھانے کی۔

جناب چیئرمین: حکومت صرف پٹرول دیتی ہے چند گیلن۔ ان کی قیمت پر ان کو معاوضہ بھی ملتا ہے۔

اگلا سوال۔ جناب سید مظہر علی صاحب، سوال نمبر ۳۔

LICENCES FOR VCR, T.V. AND RADIO

3. ***Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the total estimated number of Radios, VCR and T.V. sets in the country;

(b)) the total number of licences issued for these items during the last year, separately for each item; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government of charging licence fees, at the time of the sale of these items?

Qazi Abdul Majid Abid: (a) According to rough estimates the total number of these sets should be as follows:

Radio	10,000,000
T.V.	1,400,000
V.C.R.	200,000

(b) During the year 1986-87, the number of licences issued for T.V., V.C.R. and Radio sets were as follows:—

Radio	1,071,000
T.V.	849,036
V.C.R.	97,058

(c) The system for issue of TV/VCR licences at the time of sale of these sets by the dealers is already operative. The TV/VCR dealers

are required to give delivery of TV/VCR sets only after a valid licence for the new set is acquired by the customer.

The dealers are also required to send statement of TV/VCR sets sold by them alongwith full addresses of the purchasers. Similarly at all entry points, arrangements have been made with the Custom Authorities to issue TV/VCR licences before clearance of a TV/VCR set is allowed in the personal baggage.

In case of Radio sets, at present licence fee is not collected at the time of sale of Radio sets. However, the matter will be examined and a suitable decision taken.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال !

سید مظہر علی : میں وزیر موصوف صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ یہ بتائیں کہ ریڈیو ٹی وی کے جو actual نمبرز ہیں اس کی نسبت لائسنسز اتنے کم کیوں ہیں - جس کی وجہ سے ، میں نے جو حساب لگایا ہے - حکومت کو تقریباً تیس کروڑ روپے سال کا نقصان ہوتا ہے -

جناب چیئرمین : جناب قاضی صاحب !

قاضی عبدالمجید عابد : آپ نے جو بات اٹھائی ہے - اب یہ تو صحیح اعداد و شمار ہمارے پاس نہیں ہیں - یہ حقیقت ہے - لیکن کوشش کی جا رہی ہے کہ جتنے بھی unlicenced ٹی وی یا وی سی آر یا ریڈیو سیٹس ہیں - ان کی چیکنگ کے لئے باقاعدہ سٹاف مقرر کیا گیا ہے - لوگوں کو لائسنس لینے کی تلقین بھی کی جا رہی ہے - اگر وہ لائسنس نہیں لیتے تو ان کو جرمانے بھی ہوتے ہیں - اس ترکیب سے اندازہ ہے کہ صحیح تعداد تو شاید پوری نہیں ہو گی - لیکن جو کوشش جاری ہے ان کے مطابق اس کی تعداد ضرور بڑھے گی -

جناب چیئرمین : جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں سوال یہ تھا کہ ریڈیو کی تعداد مثال کے طور پر ایک کروڑ ہے اور ریڈیو کے لائسنس ۱۹۸۶-۸۷ء میں جو ایشو ہوئے ہیں - وہ دس لاکھ اکہتر ہزار ہیں - اسی کے متعلق سوال پوچھتے ہیں کہ ان میں اتنا زیادہ تفاوت ہے کہ محکمے کو بھی اس کا نوٹس لینا چاہئیے - یا دوسرا یہ ہو سکتا ہے اور آپ ہی اس کی وضاحت کر سکتے ہیں - یہ نئے لائسنسز اس سال میں ایشو ہوئے تھے یا پرانے کی renewal بھی اس میں شامل ہے - اس سے جواب واضح ہو جائے گا -

قاضی عبدالمجید عابد: یہ جو تعداد دی گئی ہے یہ آپ ٹو ڈیٹ جو لائسنس ایشو ہوئے ہیں ان کی تعداد ہے۔ ان میں نئے پرانے سب آجاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: ۸۰ - ۱۹۸۶ء میں ریڈیو کے لائسنس ایشو ہوئے ہیں ان میں پرانے کی renewal بھی شامل ہیں یا بالکل ہی نئے لائسنسز ہیں۔

قاضی عبدالمجید عابد: میرے خیال میں اس میں پرانے بھی شامل ہیں۔

جناب چیئرمین: پرانے بھی ان میں شامل ہیں۔ پھر بہت زیادہ تفاوت ہے۔ ان کا فرمانا صحیح ہے کہ تیس کروڑ کے قریب نقصان ہو رہا ہے۔ جی اگلا سوال۔

سید منظر علی: جناب عالی! میں نے کچھ فیکٹس اینڈ فگرز دیکھے ہیں۔ ان کے حساب سے ۸۰ - ۱۹۷۹ء میں ریڈیو کے اٹھارہ لاکھ لائسنس تھے جو اب تقریباً دس لاکھ ہو گئے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو موجودہ قانون ہے یہ ۱۸۸۵ء میں بنا تھا اور ۱۹۳۳ء میں re-validate ہوا۔ اس ضمن میں کل دو کروڑ روپے ہیں مل رہے ہیں اور جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں وہاں پر ریڈیو کے لئے لائسنس نہیں ہوتا یا تو حکومت کوئی ایسا سہل طریقہ اختیار کرے۔

جناب چیئرمین: یہ تو آپ کی تجویز ہے۔ آپ اس سٹیج پر وزیر صاحب سے سوال پوچھیں کیا وہ کرنا چاہتے ہیں۔

سید منظر علی: تو کیا آپ اس کے لئے کوئی سہل طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہیں یا اس کو ختم ہی کرنا چاہتے ہیں؟

قاضی عبدالمجید عابد: آنریبل ممبر صاحب نے جو تجویز دی ہے اس کا جائزہ لیا جائے گا۔ بہت اچھی تجویز ہے۔ اس پر عمل بھی ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ!

Mr. Ahmed Mian Soomro: Supplementary Sir.

جناب چیئرمین: جناب سومرو صاحب۔

Mr. Ahmed Mian Soomro: Sir, Will the Minister is please to state whether there is any proposal for allowing the banks to renew the expired licences on collection of penalty?

Mr. Chairman: I think it has been answered somewhere Kazi Sahib.

قاضی عبدالمجید عابد: جناب! اس وقت یہ recovery بھی ہو رہی ہے جو بینکس میں جمع ہوتی ہے لیکن renewal کے اختیارات ابھی تک بینکوں کو نہیں دیئے گئے ہیں۔ بہر حال اس تجویز کا بھی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! اگلا سوال۔ جناب سید منظور علی صاحب۔

RESIDENTIAL ACCOMMODATION FOR OVERSEAS PAKISTANIS

4. ***Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether any survey has been conducted to ascertain the requirements of plots and houses for the Overseas Pakistanis; and

(b) the total number of plots developed and the number of houses built during the last five years for Overseas Pakistanis indicating also the names of agencies who have undertaken these projects and the total number of plots developed and houses built by them?

Shah Muhammad Pasha Khuhro (Answered by Mr. Abdul Sattar Lalika, Minister of State): The information is being collected and will be placed on the Table of the House.

جناب چیئرمین: جناب منظور علی صاحب۔

سید منظور علی: میرا سوال یہ ہے کہ کیا کوئی سروے ابھی تک آپ نے conduct کیا ہے یا نہیں۔ سوال کے دو حصے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ کیا کوئی سروے conduct کیا ہے یا نہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ آپ نے جو گھر اور مکانات بنائے ہیں، ان کی تفصیل کیا ہے۔ تو کیا آپ وضاحت کریں گے کہ سوال کے کس حصے کے بارے میں آپ فرما رہے ہیں کہ انفرمیشن اکٹھی کی جا رہی ہے۔

جناب چیئرمین: کیا یہ اطلاع ہے آپ کے پاس؟

میاں عبدالستار لالیکا: جی دونوں کے متعلق معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال - جناب میرداد خیل صاحب -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب میرا ایک ضمنی سوال ہے پہلے حصے کے متعلق -

جناب چیئرمین : وہ انفرمیشن ہی نہیں ہے ، جواب ہی نہیں آیا تو اس پر ضمنی سوال کیا کریں گے ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں سوال ایسا کروں گا کہ اس کا جواب انشاءاللہ آ جائے گا - کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ ان سمندر پار پاکستانیوں کی کتنی تعداد ہے جو باہر گئے ہیں ؟ کیا یہ تعداد بتا سکیں گے -

جناب چیئرمین : یہ تو اس سے متعلق نہیں ہے - میرے خیال میں اس کے لئے فریش نوٹس دینا پڑے گا -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ نوٹس کے متعلق آپ فرما رہے ہیں یا وزیر صاحب -

جناب چیئرمین : جب تک ان کو نوٹس نہیں دیا جاتا اور مجھے بھی نوٹس نہیں ملتا اس وقت تک میں سوال کی اجازت نہیں دے سکتا -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ضمنی سوال کا میں نے کہہ دیا تو آپ نے پہلے جواب دے دیا -

جناب چیئرمین : آپ اگلا سوال پوچھیں - سوال نمبر ۵ -

PUBLIC ADVERTISEMENTS IN NEWSPAPERS

5. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the basis on which public advertisements are given to the newspapers of the country;

(b) the name of the newspaper to whom maximum public advertisements were given during the period from 1983 to 1986 indicating also the total amount paid to it; and

(c) the rates on which public advertisements are given to the Daily 'Jang', 'Nawa-e-Waqat', 'Mashriq' and the 'Pakistan Times' respectively?

Qazi Abdul Majid Abid: (a) The advertisement emanating from Government departments and organizations are released to the newspapers borne on the Central Media List maintained in the PID for release of advertisement according to the specific requirements of the sponsoring authorities the circulation of the newspapers, their ability to reach the advertising targets, and their readership, etc.

(b) The daily 'Jang' received maximum Government advertisements during the period from 1983 to 1986. Government advertisements worth Rs. 3,48,95,608 were released to the daily 'Jang';

(c) The rates on which Government advertisement are given to the dailies 'Jang', 'Nawa-e-Waqt', 'Mashriq' and 'Pakistan Times' are as under:—

S. No. Name of Newspaper	Govt. advt. rate	Govt. Casual rate	Commercial contract.	
1. Jang, Karachi	43.51	91.00	87.75	
2. Jang, Lahore	42.64	65.00	61.75	
3. Jang, Rawalpindi	35.29	58.50	55.25	
4. Jang, Quetta	16.17	33.25	29.93	
5. Jang (Combined)	90.56	169.38	161.23	
6. Nawa-e-Waqt, Lahore	36.00	68.25	65.00	
7. Nawa-e-Waqt, Rawalpindi	25.90	45.50	42.25	
8. Nawa-e-Waqt, Karachi	22.25	52.00	48.75	Per single column centi-meter.
9. Nawa-e-Waqt, Multan	23.11	39.00	35.75	
10. Nawa-e-Waqt (Combined)	71.63	136.50	128.39	
11. Mashriq, Lahore	23.70	65.00	58.50	
12. Mashriq, Karachi	10.27	36.58	33.25	
13. Mashriq, Peshawar	20.59	35.75	32.50	
14. Mashriq, Quetta	15.16	29.25	26.00	
15. Mashriq (Combined)	51.72	115.80	104.25	
16. Pakistan Times, Lahore	23.50	97.50	89.38	
17. Pakistan Times, Islamabad	17.37	81.25	73.13	
18. Pakistan Times (Combined)	32.19	138.13	125.00	

جناب چیئرمین: ضمنی سوال پوچھیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ جن اخبارات کے نام دیئے گئے ہیں، ان میں ایسے اخبارات ہیں جو چاروں صوبوں سے شائع ہوتے ہیں اور ایسے اخبارات بھی ہیں جو ایک ہی صوبے سے شائع ہوتے ہیں۔ کیا ان میں کوئی تفاوت ہے کہ حزب اختلاف کے جو اخبارات

[Mr. Abdur Rahim Mirdad Khel]

ہیں، ان کے لئے کیا آپ کا اندازہ ہے اور ان کے لئے اشتہارات کی تعداد کیا ہے۔ جو حکومت کی نیک خواہشات اور اس کے جذبات کی ترجمانی نہ کرے اور اچھی تجاویز پیش کرے، ان کو کیوں اشتہارات نہیں دیئے جاتے، اس کی وجوہات بتا سکیں گے؟

جناب چیئرمین: پیشتر اس کے کہ وزیر صاحب جواب دیں اگر میں آپ کی توجہ آپ کے سوال کی طرف مبذول کراؤں تو شاید بہتر ہوگا۔ اس میں آپ نے صرف چند مخصوص اخبارات کے متعلق ہی پوچھا ہے جن میں "جنگ"، "نوائے وقت"، "مشرق"، اور "پاکستان ٹائمز" شامل ہیں۔ باقی کے متعلق اگر آپ پوچھنا چاہتے ہیں تو یہ آپ اور وزیر صاحب کے درمیان معاملہ ہے اگر ان کے پاس انفرمیشن ہے تو وہ بتا دیں گے اگر نہیں ہے تو معذرت کر دیں گے۔ جناب قاضی عابد صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد: جناب! جو سوال کیا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ حزب اختلاف کے اخبارات ہیں۔ میں آنریبل ممبر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اشتہارات دیتے وقت ایسا کوئی بھی امتیاز نہیں برتا جا رہا۔ کوشش یہی ہوتی ہے کہ بلا امتیاز سب اخباروں کو ان کی سرکولیشن اور کارکردگی کے مطابق اور اشتہار دینے والے ادارے کے تقاضوں کے پیش نظر اشتہارات دیئے جائیں۔ ہماری نظر میں کوئی بھی اخبار حزب اختلاف کا نہیں ہے۔ سب اخبارات آزاد ہیں۔ صحافت کو آزاد کر دیا گیا ہے اور ان کو بلا امتیاز اشتہارات دیئے جاتے ہیں۔

Mr. Javed Jabbar: Would the honourable Minister confirm that with reference to the fact that often the Press Information Department which approves the list of newspapers in which Government advertisement appears often approves or insists on giving advertisements to certain newspapers which are not specified by the original department of the Government that wishes to advertise?

جناب چیئرمین: جناب قاضی عابد صاحب۔

قاضی عبدالمجید عابد: جناب! اس سلسلے میں میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ ایک اب تک میرے پاس ایسی کوئی شکایت نہیں آئی ہے۔ اخباری برادری سے میرے تعلقات ہیں اور ان کی جتنی بھی آرگنائزیشنز

بہر ان کا بھی میرے ساتھ رابطہ ہے۔ ایسی کوئی شکایت میرے علم میں نہیں آئی ہے کہ اشتہار دینے والے ادارے کو مجبور کیا جا رہا ہے کہ فلاں اخبار کو دو اور فلاں کو نہ دو۔

جناب جاوید جبار: ضمنی سوال جناب! اگر پاکستان ایڈورٹائزنگ ایسوسی ایشن جو کہ ایڈورٹائزنگ کمپنیز کی نمائندگی کرتی ہے اور اگر اس کے ممبران کو شکایات ہیں تو کیا وزیر صاحب شکایات کو سننے کے لیے تیار ہیں۔

قاضی عبدالمجید عابد: میں بالکل تیار ہوں، کوئی بھی جائز شکایت ہوگی تو اس کا تدارک کیا جائے گا۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا! دوسرے اخباروں کے مقابلہ میں "جنگ" کے ساتھ ترجیحی سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔

قاضی عبدالمجید عابد: جناب چیئرمین! "جنگ" ملک کے مختلف حصوں سے شائع ہوتا ہے ہر صوبے سے نکلتا ہے سوائے صوبہ سرحد کے اور اس اخبار کو اشتہارات اس لئے زیادہ ملتے ہیں کیونکہ اس کی مانگ عوام میں زیادہ ہے، ان کے سرکولیشن فگرز جو ہیں، آڈٹ بیورو آف سرکولیشن کے حساب سے، ان کی اشاعت کے پیش نظر ان کو اشتہارات زیادہ ملتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اگلا سوال، جناب شیریں دل خان نیازی۔

PAKISTAN SCIENCE FOUNDATION

6. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that the Pakistan Science Foundation had provided financial assistance to some universities to carry out research in the filed of water management, if so, indicate the names of the universities which have been given the said assistance alongwith the names of the fields in which research has been carried out;

(b) whether it is also a fact that NADLIN was established as a National Data Base with a view to linking national water resources Libraries; if so, whether such Libraries exist in each provincial capital or in each engineering university of the country; and

(c) whether the Government intends to establish Water Resources Research Centre at Peshawar, or Tarbela or D.I. Khan?

Dr. Mahbubul Haq: (a) Pakistan Science Foundation provided financial assistance to the Centre of Excellence in Water Resources Engineering, University of Engg. and Technology, Lahore for the project entitled "Ground Water Management Model of SCARP-II" and for holding a Seminar on "Application of Remote Sensing to Water Resources Development and Management".

(b) Yes. It is a fact that NADLIN was established as National Data Base with a view linking National Water Resources Libraries. Such Libraries exist in various research and development organization and departments working in the water resources and agricultural sector in each provincial capital. Each engineering and agricultural university in the country is equipped with libraries and information centre containing certain number of books, and research papers on water resources. Moreover, many organizations such as Irrigation Research Institute, Centre of Excellence in Water Resources, WAPDA, Drainage and Reclamation Institute of Pakistan (DRIP) and all provincial Irrigation Departments, maintain libraries and documentation centres specifically meant for water resources.

(c) Yes. The Pakistan Council of Research in Water Resources intend to establish the Water Resources Research Centre at D. I. Khan.

جناب چیئرمین : اگلا سوال جناب شیرین دل خان نیازی صاحب ۔

LOSS OF WATER THROUGH SEEPAGE

7. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister Incharge for Science and Technology be pleased to state:

(a) the estimated quantity of irrigation water which is lost annually through seepage etc. in the course of transmission through the extensive irrigation system of the country; and

(b) the steps being taken to prevent this huge loss of water?

Dr. Mahbubul Haq: (a) The estimated quantity of irrigation water which is lost annually through seepage etc. in the course of transmission through the extensive irrigation system in the country is 69 MAF.

(b) The following steps are being taken to prevent the huge loss of water:

1. Research for evolving better irrigation conveyance system and increase in water use efficiency being conducted by the Ministry of Science and Technology.
2. On-Farm Water Management Programme to reduce water loss in the water courses is being implemented by the Ministry of Food and Agriculture.
3. Irrigation and Drainage System Rehabilitation programme to modernize and improve the irrigation system is being operated by the Ministry of Water and Power.

سید مظہر علی : میں وزیر موصوف سے ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو ۶۹ ملین ایکڑ فیٹ سیپیج کے ذریعے جو wastage بتائی ہے، تو اس پانی کی پرسینٹیج کتنی آتی ہے۔

جناب چیئرمین : کس پانی کی پرسینٹیج ؟

سید مظہر علی : جو پانی نہروں میں جاتا ہے اس کی پرسینٹیج ؟

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, the total surface water that goes into the irrigation system is 101 million acre feet. Since roughly 68.7 million acre feet is being wasted on the way the rough percentage is about 68%.

Mr. Chairman: You have perhaps the latest information but the total diversions into the canal is around 112 million acre feet. So, roughly it is half and half.

Qazi Abdul Majid Abid: Sir, it is 104 million acre feet.

Mr. Chairman: Right.

Sardar Khizar Hayat Khan: What steps have been taken by the Government to reduce the wastage of water?

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, the Government is having an active programme of water management. In fact, in the current year 1987-88, Rs. 175 million have been provided for this programme compared to Rs. 34 million in 1983-84. So, there is about five times increase in the water management programme. The programme projects are being financed both by ourselves as well as by some of our foreign donors. There are a number of projects (if the honourable Senator likes I can indicate them) which are being pursued in order to cut down losses through the water management programme.

Mr. Chairman: The answer appears in part (b) of the reply.

Mr. Javed Jabbar: Sir, I was just wishing to ask the Minister whether he could confirm that the implementation of the water management programme and the drainage system and rehabilitation programme is being done on an equitable basis because the perception in Sind province is that it is not receiving due share of these programmes.

Mr. Chairman: I think we have to be a little more specific. It would become a value judgement if you only say "on an equitable basis". What is equity?

Mr. Javed Jabbar: Sir, in terms of the irrigated area of that particular province and the available resources which could be invested in that area.

Mr. Chairman: In terms of the irrigated area, in terms of the intensity of cultivation, in terms of the type of crops that you want to raise, in terms of the entitlement of a particular province to their share in water. All this would count. So, I do not think equity can be answered very easily but if Dr. Sahib can make an attempt at it he is welcome.

Dr. Mahbubul Haq: Mr. Chairman, you are right. This is some thing which becomes a value judgement. Basically in the Sixth Five Year Plan all the provinces indicated their requirements of water management on the basis of the total irrigated area and the intensity of cultivation and the estimated losses. As a result of it a total programme of Rs. 928 million was accommodated in the Sixth Plan and its provincial breakdown was made in consultation with the Provincial Governments. In actual implementation, unfortunately, it has not been fully implemented but the regional breakdown has been more or less kept.

Mr. Javed Jabbar: On a point of clarification. Has it not been implemented?

Mr. Chairman: Mr. Abdul Majid Kazi.

Mr. Abdul Majid Kazi: Sir, 69 million acre feet (MAF) is going as seepage but as a matter of fact 40 MAF of water is being picked up for the tubewells. So, the water is being re-circulated, it is not going as seepage or a waste, it is being utilised over and over again by the tubewells.

Mr. Chairman: At an additional cost, you might add.

Mr. Abdul Majid Kazi: Yes, Sir, but that 40 MAF is there to balance the equilibrium. We are not doing any mining. Every year there is a re-charge and we are using it as a supplement for irrigation. In those areas where there is no canal this water is the primary source of irrigation.

Mr. Chairman: The point has been noted.

Next question Syed Mazhar Ali.

SEIZURE OF NARCOTICS

10. ***Syed Mazhar Ali:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the total number of seizures of narcotics and arrests which have taken place during the last three years; and

(b) the outcome of the cases registered so far against the arrested persons?

Malik Naseem Ahmed Aheer (Answered by Raja Nadir Pervaiz Khan): (a) During the last three years (from 1984 to 1986) the following questions of Narcotics were seized:

1984

Heroin	2332 Kgs.
Charas	50916 Kgs.
Opium	8501 Kgs.
Total cases:	27368

1985

Heroin	4800 Kgs.
Charas	129948 Kgs.
Opium	2646 Kgs.
Total cases:	39554

1986

Heroin	5638.232 Kgs.
Charas	239226.792 Kgs.
Opium	2744.745 Kgs.
Total cases:	32388

(b) Cases Regd. in three years	Cases decided (out come of Cases)	Cases pending
84154	67225	16929

سید مظہر علی: جناب والا! میں وزیر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اتنی تفصیل سے انفارمیشن دی لیکن میرا سوال یہ تھا total seizure of narcotics اور اس میں میں نے وزن نہیں پوچھا تھا وزیر صاحب نے اس میں وزن بتا دیا۔ سوال کا دوسرا حصہ تھا کہ کتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں؟ جواباً

number of cases 84,154 بتائے گئے ہیں تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ پچھلے تین سالوں میں اتنے لوگ گرفتار ہوئے ہیں؟

Raja Nadir Pervaiz Khan: I do not have the information about the number of people, Sir, but the cases registered, we have the information about that.

Mr. Chairman: I think, the question was quite clear—that the total number of seizure of narcotics, that has been correctly given and arrests which meant the number of persons arrested. But here the reply is only with regard to cases decided and the outcome of cases.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Right, Sir, the number of persons is not given. We will get it.

Mr. Chairman: So, would you kindly supply the information to the honourable member later?

Raja Nadir Pervaiz Khan: I will.

Mr. Chairman: Right.

سید مظہر علی: جناب والا! نارکوٹیکس کے سلسلے میں جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں وہ گلیوں میں نارکوٹیکس بیچنے والے یا ٹرکوں میں لے جانے والے گرفتار ہوئے ہیں لیکن یہ کہ جن ممالک میں اس پہ کام ہوا ہے جب تک کہ جو آرگنائزیشنز ہیں جن کو آپ مافیا کہہ لیں، سنڈیکیٹ کہہ لیں۔ ان پر ہاتھ نہ ڈالیں گے یہ سلسلہ نہ رکے گا میں وزیر موصوف سے سوال کرتا ہوں کہ جو اتنی گرفتاریاں ہوئی ہیں اتنے کیسز چلے ہیں تو کس لیول تک آپ پہنچے ہیں کہیں آپ نے آرگنائزیشن کو بھی smash کیا ہے یا نہیں۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, I would like to bring to the knowledge of the honourable Member that for the last three years there has been improvement in limiting the number of people and

[Raja Nadir Pervaiz Khan]

restricting their movement as far as the drug trafficking is concerned. We have a record, Sir, that we have decided about 75% of the cases over the last three years. There has been a decrease in the number of cases because all the agencies available at our disposal have been given a warning and they have been warned for checking drug trafficking. Second thing we have increased the punishment. The law has been changed. Now, it has become a non-bailable offence and the maximum punishment for this drug trafficking is life imprisonment. With that it has brought in a lot of difference and we have been able to control it to a certain extent.

Mr. Chairman: I think the question was somewhat different. The question was whether proceeding on the assumption that narcotics smuggling and drug peddling is the work of MAFIAs, organized gangs. Have you been able to reach any one of those MAFIAs or gangs also who organize the whole thing or it is only the people who actually serve as the carriers that have been arrested?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, mostly it is the carriers which have been arrested.

Mr. Chairman: Right.

جناب سردار خضر حیات خان: ان لوگوں تک پہنچنے کا کوئی ارادہ بھی ہے؟

Mr. Chairman: I think that goes without saying.

That becomes a frivolous question accusing the Government or suggesting to the Government that they have no intention of reaching the MAFIAs. It is a different matter whether they have the capability or the capacity to reach them or not but intentions cannot be doubted. Next question.

TUBE-WELS IN FATA

11. ***Malik Faridulldh Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that FATA Development Corporation installed tubewells at the following places in F.R. Bannu:

1-Jani Khel Area

1. Shah Wali Khan .... Hindi Khel.
2. Shah Nawaz Khan .... Hindi Khel.
3. Habibullah Khan .... Mamteen Khel.
4. Amir Den .... Mamteen Khel.
5. Haji Quadir Khan .... Bali Khel.
6. Mehmood .... Akhwandan Mali Khel.
7. Mohammad Nawaz .... Verikai Haji Khel.
8. Mosam Khan .... Verikai Haji Khel.
9. Kamali Khan .... Malik Shahi.
10. Gul Rais Khan .... Malik Shahi.
11. Subedar Nasrullah Jan .... Mali Khel.

2-Baka Khel

1. Malik Khandan .... Narmi Khel.
2. Nawab Khan .... Narmi Khel.
3. Mohammad Arep Khan ..... Serdi Khel.

(b) whether the above places are situated in tribal areas or settled areas; and

(c) whether it is also a fact that the said Corporations jurisdiction does not extend to installation of tubewells in settled areas?

Syed Qasim Shah: (a) Yes it is a fact that the Tubewells have been installed in the areas indicated in the question. FATA DC have informed that these wells have been sunk on the recommendations of Deputy Commissioner Bannu and on indication by Revenue Authorities that these areas lie in F.R. Bannu.

Tubewells are not allotted to individuals but are sunk for benefits of a tribe and are undertaken after ground water survey/feasibility.

[Syed Qasim Shah]

(b) The District Administration of Bannu has informed that all the schemes executed by FATA DC fall in tribal territory of F.R. Bannu.

(c) Yes it is a fact that the jurisdiction of FATA Development Corporation does not extend to the settled areas and they are not supposed to install any tubewell in that area.

Mr. Chairman: No supplementaries. Next question. Mr. Salim Saifullah Khan:

SIX-DAYS WORK WEEK

12. ***Mr. Salim Saifullah Khan** (put by Mr. Javed Jabbar): Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the National Assembly had adopted a motion under Rule 220 of the Rules of Procedures and Conduct of Business in the National Assembly, 1973, to go back to six days work week;

(b) whether it is also a fact that most of the Provincial Governments have already gone back to six days work week; and

(c) when the Government will take a final decision in the matter applicable throughout the country?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Rana Naeem Mahmud Khan): (a) Yes.

(b) No. Only Government of NWFP is working on 6 days week basis.

(c) The matter is still under consideration. No definite date of the final decision can be indicated.

Mr. Chairman: Mr. Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Will the Minister confirm that this motion was scheduled to be discussed in the last meeting of the Cabinet?

Mr. Chairman: I think information about Cabinet meetings can not be asked in the House under the Rules.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary Sir. Has the Government determined a time limit on which the consideration of this matter will cease?

Mr. Chairman: Rana Naeem Mahmud Khan.

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you Mr. Chairman. The motion under Rule 220 of National Assembly Sir, is only a recommendatory motion. It has been considered. It was originally scheduled to be discussed in the Cabinet meeting but because it does not conform to the requirements of the Government at the moment, therefore, it has been decided to continue the present system of working days. Thank you.

Mr. Chairman: You mean to say that a decision has been taken.

Rana Naeem Mahmud Khan: Yes, Sir.

Mr. Chairman: The reply is somewhat inconsistent.

Rana Naeem Mahmud Khan: Yes Sir. This is true Sir, but this development happened to be after the submission of the answer to the question.

Mr. Javed Jabbar: So, will the Minister then confirm that the Government has rejected the advice of the National Assembly?

Mr. Chairman: Has not accepted the advice of the National Assembly?

Mr. Javed Jabbar: Given by the majority of the National Assembly and the Government itself which represents the majority has not accepted the advice of the majority.

Mr. Chairman: Right. Next question Malik Sadullah Khan.

LOSS DUE TO SHELLING BY AFGHAN AIRCRAFTS

13. ***Malik Sadullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total loss of lives and properties due to shelling by Afghan aircrafts at Saidgi and Ghulam Khan on 26-2-87 and at Data Khel (North Waziristan Agency) on 23-3-1987;

(b) whether any compensation has been paid to the affectees of these incidents; if not the reason therefor;

(c) the total number of bomb blasts at Miran Shah town in the last two years; and the extent of the damage to properties and loss of lives in these blasts, suffered by Haji Zar Muhammad and others; and

(d) whether any compensation has been paid to the Haji Sahib and other affectees of the said incidents, if not, the reasons therefor?

Syed Qasim Shah: (a) The required information is as under:—

	Casualties		Property lost		
	Killed	Injured	Property affected	Total	Partial damage
Saidgi & Ghulam Khan	8	20	Shops	288	30
Data Khel	40	45	Do.	41	42
			Mosque	1	—
			Room of Maktab.	1	—

(b) An amount of Rs. 700,000 and Rs. 1,545,000 to the affectees of Saidgai and Ghulam Khan have been paid Rs. 25,000 have also been paid as compensation in respect of Mosque and Maktab.

(c) Two bombs exploded in Miran Shah town during the last two years. The extent of damage to properties and loss of lives in the incidents, suffered by Haji Zar Muhammad and others are not readily available with Home Department, details are being ascertained.

(d) After verification of the losses compensation will be paid to Haji Sahib and others.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال پوچھنا ہے ؟

ملک سعد اللہ خان : میں ان سے محض یہ پوچھتا ہوں کہ جب میں یہاں آرہا تھا تو سید گئی اور غلام خان کا پیسہ آیا ہے لیکن باقی جو ہیں اگر ان کو پیسہ مل گیا تو وہ شور مچائیں گے اور میں ڈیٹیلز لایا ہوں اور بہت سے ایسے لوگ مرے ہیں جن کو نہ حکومت نے چھیڑا ہے اور نہ انہوں نے رپورٹ کیا ہے وہ تو چلے گئے لیکن جو لسٹ میں آئے ہیں انکی لسٹ میں لیکر آیا ہوں جو بقایا لوگ رہتے ہیں ان کے لئے حکومت کی کیا تجویز ہے ؟

جناب چیئرمین : سوال مختصر یہ ہے کہ جن کو ابھی تک compensation نہیں پہنچا ہے ان کو دینے کا ارادہ ہے اور کب تک پہنچ جائے گا ۔

سید قاسم شاہ : ہمیں جو تفصیلات وصول ہوئی ہیں ان کے مطابق دونوں جگہ پر معاوضہ ادا کر دیا گیا ہے لیکن پھر بھی معزز رکن اگر یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی رہتے ہیں ......

(مداخلت)

سید قاسم شاہ : میں نے کہا کہ صوبہ سرحد کی حکومت کے پاس ایک کروڑ روپے کا ریوالونگ فنڈ ان حضرات کے لئے ہے جو مر جاتے ہیں یا زخمی ہو جاتے ہیں انہوں نے ہمیں جو تفصیلات مہیا کی ہیں اور ہر دو واقعات جو اس سوال میں آئے ہیں ان میں ادائیگی کر دی گئی ہے لیکن پھر بھی اگر کچھ رہتے ہیں تو ان کی نشاندہی کی جائے تو حکومت سرحد اس کی ادائیگی کرے گی ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ضمنی سوال ، کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ اس میں کتنی رقم رکھی گئی ہے جو ہلاک شدگان کے ورثاء کو بطور معاوضہ دی جائے گی ۔ کیا یہ بتا سکیں گے ۔

سید قاسم شاہ : جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ حکومت صوبہ سرحد کے پاس ایک کروڑ روپیہ ریوالونگ فنڈ کے طور پر موجود ہوتا ہے اور میری معلومات کے مطابق کوئی ستر لاکھ روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے۔ جو پیسے خرچ ہو جاتے ہیں وفاقی حکومت ایک کروڑ روپیہ کی حد تک جو ریوالونگ فنڈ ہے وہ پورا کر دیتی ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ اس مد میں اتنی رقم رکھی ہے اور ابھی جون بھی کافی دور ہے جبکہ ملک کے حالات اتنے سنگین ہوتے جا رہے ہیں کہ اس رقم میں اضافے کے بارے میں حکومت سوچ رہی ہے کہ ان ہلاک شدگان کے ورثاء کو کتنی رقم دی جائے۔ کیا یہ درست ہے۔

جناب چیئرمین : میرے خیال میں آپ نے جواب پوری طرح سمجھا نہیں وہ فرما رہے ہیں۔ ریوالونگ فنڈ، ریوالونگ فنڈ اس کو کہتے ہیں کہ ایک پیشگی رقم ایک جگہ رکھ لی اور جیسے جیسے وہ خرچ ہوتی ہے اور اس میں پھر اتنا ہی اضافہ کر دیا جاتا ہے کہ وہ ہمیشہ ایک لیول پر رہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا! آپ وزیر خزانہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ چیئرمین کی حیثیت سے بات کریں۔ بات یہ ہے کہ اصل میں جو رقم مختص کی گئی ہے اس میں یہ مد رکھی گئی ہے کہ اس میں اس طرح حادثات ہوں گے، دھماکے ہوں گے یا اتنے لوگ زخمی ہوں گے اور یہ رقم دینا ہوگی اس کے پیش نظر میری اصل وہ بات ہے۔

جناب چیئرمین : کیا بات ہوئی؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ورثاء کے لئے جو معاوضہ رکھتے ہیں اس کی کتنی رقم رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین : وہی تو وہ فرما رہے ہیں کہ ریوالونگ فنڈ create کیا ہوا ہے اور یہ میری ذمہ داری ہے کہ آپ کو بھی سمجھاؤں کہ ریوالونگ فنڈ کیا ہوتا ہے۔ قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد : جناب والا! بات یہ ہے کہ فنڈز دینے کی بجائے اور فنڈز کا انتظام کرنے کی بجائے دھماکوں کا تدارک کریں۔ ہلاکتوں کا تدارک کریں۔

جناب چیئرمین : اس کے لئے ایک علیحدہ موشن لے آئیں لیکن یہ سوال کے ضمن میں نہیں آتا۔ جناب قاضی لطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف : آپ نے فرمایا کہ صوبہ سرحد کی حکومت کو ایک کروڑ روپیہ دیا تھا - یہ قبائل کے اندر جو واقعات ہوتے ہیں وہ صوبہ سرحد کی حکومت ادا کرتی ہے یا وہ سنٹر سے ادا کیے جاتے ہیں -

سید قاسم شاہ : جناب والا! مالیاتی ادائیگیاں جو ہوتی ہیں یا اس قسم کا ٹرائیبل ایریا کا جو حساب کتاب رکھا جاتا ہے - صوبائی حکومتوں کے ہوم سیکرٹریز رکھتے ہیں اس لئے میں نے کہا کہ یہ صوبائی حکومت کے پاس ہے -

Prof. Khurshid Ahmed: Federally Administered Areas?

سید قاسم شاہ : اس کا کنٹرول جو ہے چونکہ صوبہ بھی فیڈرل کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور صوبہ سرحد کا گورنر جو ہے وہ بھی صدر اور پرائم منسٹر کے ایک ایجنٹ کے طور نا ٹا میں کام کرتا ہے اور ساتھ ہی جیسا کہ میں نے بتایا چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری جو ہوتے ہیں یا متعلقہ ایف آر ایجنسی کے کمشنر اور بعض جگہوں پہ ڈی سی اور پولیٹیکل ایجنٹ جو ہیں وہ صوبائی حکومت کے ماتحت کام کرتے ہیں -

ملک فرید اللہ خان : وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ ستر لاکھ روپے کی ادائیگی ہو چکی ہے صوبہ سرحد نے کی ہے تو کیا یہ بتا سکیں گے کہ ستر لاکھ روپے میں سے کتنا روپیہ قبائلی علاقوں کو دیا گیا ؟

سید قاسم شاہ : اس کے لئے مجھے فریش نوٹس چاہیے -

جناب چیئرمین : قاضی صاحب کئی ضمنی سوال ہو چکے ہیں - یہ بس آخری سمجھیے -

قاضی عبداللطیف : بس آخری ہوگا - ڈیرہ اسماعیل خان میں بم کا دھماکہ ہوا تھا - اس میں ایک آدمی مر گیا تھا اور کچھ زخمی تھے اور دکانوں کے نقصانات ہوئے - ان کو کتنا معاوضہ دیا گیا ؟

جناب چیئرمین : کیا یہ اطلاع آپ کے پاس ہے -

سید قاسم شاہ : اس کی ابھی اطلاع نہیں آئی - اس کے لئے فریش نوٹس چاہیے -

جناب چیئرمین : اس کے لئے وہ فریش نوٹس چاہتے ہیں - آپ دے دیں -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اس حادثے میں جو ہلاک ہوتے ہیں فی کس کتنے پیسے دیتے ہیں اور زخمی کے لیے کیا رقم رکھی ہے ؟

سید قاسم شاہ : آج کل ۵۰ ہزار روپیہ فی کس ہے ۔

جناب چیئرمین : دیت کا قانون پاس کر دیں تو دونوں کا طے ہو جائے گا ۔ کہ زخمی کو کتنا ملنا چاہیئے ۔ اور باقی کو کتنا ملنا چاہیئے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : شریعت بل آپ پاس ہی نہیں کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین : وہ آپ لوگوں کا کام ہے ۔ اگلا سوال جناب محمد محسن صدیقی صاحب ۔

14. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqi:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Government has declared certain areas in Sind as backward for the purpose of setting up new industries in the public sector, if so, the names of such areas; and

(b) the incentives and facilities offered by the Government for Establishment of the industries in these areas?

Chaudhry Shujat Hussain: (a) No.

(b) The question does not arise.

Mr. Mohammad Mohsin Siddiqui: But before Mr. Chairman, you proceed further there are two misprints or typographical mistakes. The first is; will the 'Minister for Interior' instead of 'Minister for Industries' and then the 'public sector'. As a matter of fact it was not the question for public sector but for private sector. Because most of the industries in the area are for the private sector and that is why the answer is off the point. Because they say that no industrial estate is proposed or is going to be established for public sector.

Mr. Chairman: Your first point is correct, I think it is a misprint 'Minister for Interior'. It should have been 'Minister for Industries' and the reply is also being given by the Minister for Industries. So, it is a misprint.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Mr. Chairman, Sir, I cannot say it may be a clerical and typographical mistake at my office level or it may be the printing mistake. Therefore, I would like that this question to check up and report to you and then it may be reconsidered.

Mr. Chairman: So, we have a copy of your question and it was mentioned that in the 'public sector'.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: It may be a mistake.

Mr. Chairman: We still addressed it to the Minister for Industries who is not concerned with the public sector but he is concerned with the overall policy.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Sir, that is why I would request you that this may be deferred and I will check up and then I will report you.

Mr. Chairman: I think put in a fresh question in that case.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: But then the notice will take time.

Mr. Chairman: No, I think, the Minister *Insha Allah,* would be here at the next rota day and by that time he would be ready with that information also.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Very good.

Mr. Chairman: Next question No. 15, Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

LABOUR POLICY

15. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) when the new labour policy will be announced; and

[Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui]

(b) whether the Government intends to place the Policy on the Table of the House?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: (a) A definite labour policy exists and is being followed. The policy remains under constant review and necessary changes are made from time to time, according to the requirements.

(b) No, as explained above.

Mr. Chairman: Supplementary Question?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Probably, the honourable Minister has forgotten that a labour commission has been appointed and deliberations are being reported in the press. My question related to what steps have been taken to revamp and modify the previous labour policy which has come under criticism and what progress has been made by the Labour Commission, and I think, the answer is off the point.

Mr. Chairman: Pasha Khuro Sahib, when do you expect the commission's report? I think, that would satisfy the honourable member.

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: Sir, there was a labour commission headed by Mir Nawaz Khan Marwat, MNA, and he has not given the report uptil now.

Mr. Chairman: But when do you expect that report to come to you?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: Sir, that reply can only be given by the Labour Commission.

Mr. Chairman: By the Labour Commission.

Prof. Khurshid Ahmad: Has there been fixed any time?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: No there is no fixed time.

Prof. Khurshid Ahmed: Is the Minister aware that in the press time and again it has been announced that this new labour policy will be announced very shortly? Tripartite consultations have been going on as the Minister is aware of that and if so, what is the response to them?

Mr. Chairman: Jenab Pasha Sahib.

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: I am not aware of that.

Prof. Khurshid Ahmad: Are you aware of the move? Are you aware of the labour policy, please? Can you give us bare outlines of the labour policy of the Government?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: The labour policy is not static but dynamic continuous process. Whenever there is a need to change that, there is a standing Labour Committee which is consulted and after an agreement the labour policy is altered.

Prof. Khurshid Ahmed: Is it so dynamic that there is no justice at all? Please give us the broad outlines for that policy.

Mr. Chairman: Please address the Chair.

Mr. Javed Jabbar: Yes. Supplementary, Sir.

Mr. Chairman: Yes. Javed Jabbar Sahib.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I would have to address the question to you because surely no policy of any Government can be summarized and condenced into six short words which the honourable Minister has used. Because it is ultimately a travesty to the indignity of working classes of this country to say that our labour policy is dynamic and not static—what does it mean in substantive terms. The non-fulfilment of the ILO requirements. The ILO has been sending emissaries to Paskistan who has been pointing out that Pakistan has not yet fulfilled the covenant of the ILO. So, surely the Minister must not take it so lightly because it is an insult to the working classes of this country.

Mr. Chairman: Well, this was not a part of the question and what I might suggest is that you condenced whatever you have in mind in 12 times six words and asked a question—what are the contents of the present or the existing labour policy?

Prof. Khurshid Ahmed: But Mr. Chairman, would that question of time be relevant? Can the Minister kindly summarize as to what are the broad outlines of the labour policy which has been pursued by the Government.

Mr. Chairman: It does not strictly speaking, arise out of the question itself but as the Minister Incharge, I think, should know and he should be in a position to answer. But if he is not I would not hold him to it.

Prof. Khurshid Ahmed: Now, the next then about Part (b)—his answer is (a): a definite labour policy exists so on and so forth and (b) no, as explained above. Does he also explain the labour policy would not be placed before the Senate or the Parliament?

Mr. Chairman: I think, that he can answer. If you frame the new labour policy, do you intend to bring it to the House or place it on the Table of the House?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: No, Sir. No.

Prof. Khurshid Ahmed: Do they propose to make a policy?

Sardar Khizer Hayat Khan: He has no mind to frame a policy.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا! ہمارے وزیر محنت، محنت کر کے آتے ہیں، میں سابقہ وزیر صحت سے جو کہ پہلے وزیر صحت تھے، پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ از راہ کرم بتا سکیں گے کہ لیبر پالیسی مرتب کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی ہے اس کے ممبروں کے نام اور تعداد کیا ہے۔

Mr. Chairman: Have you got the information?

Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro: I don't have the information.

Mr. Chairman: 15 Members Commission consisting of MNAs and Senators, and Labourers.

Well we move over to the next question.

تین سے زیادہ سوال پوچھے جا چکے ہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں ذرا یہ تشریح کر رہا ہوں...... (مداخلت)

جناب چیئرمین : تین سے زیادہ ضمنی سوالات پوچھنے کی اجازت نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ہمارے وزیر محنت ، محنت کر کے آتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان کی محنت ضائع نہ جائے۔

جناب چیئرمین : اس کا ثبوت فراہم ہو گیا ہے۔

Next question—Janab Mohsin Siddiqui Sahib, No. 16.

Reconciliation among Various Ethnic Groups in Karachi

16. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui:** Will the Minister for Interior be pleased to state whether the Government have taken any steps to promote reconciliation among various ethnic groups in Karachi; and if so, the details of the steps taken in that behalf?

Malik Nasim Ahmed Aheer: Yes. The Government of Sind is making all possible efforts to promote reconciliation among various ethnic groups. These include setting up of as many as 12 peace committees at sub-Divisional, District and Divisional level which consist of prominent and influential persons and having different ethnic back grounds. Besides the above, a committee at the cabinet level headed by Provincial Minister for Transport has also been set up. These Committees meet once a week in ordinary situations and almost daily in case of emergency.

At various levels attempts have been made to ensure broad representation of cross section of the people living in the area. Participation of MPAs. Councillors and Chairmen District and Local Zakat Committees have also been ensured. Recently associations of shopkeepers and hawkers have also been associated in these efforts.

Mr. Chairman: Supplementary Question?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: As a matter of fact, my question was for the Federal Government and the Ministry of Interior Incharge of that subject. The answer is about the steps that are being taken by the Provincial Government. We are fully aware because I myself live there that the provincial Government is doing its utmost to solve this problem but it is so gigantic and it does not only relate to Karachi or the province of Sind but it affects other Provinces also because people from other Provinces are also involved. Therefore, by this question I wanted to elucidate and find what steps the Federal Government have taken in this behalf and the answer is according to me, not the proper answer because it was not a question what has provincial Government taken steps? The question was what has the Central Government taken steps? If the Minister is not in a position to state well and good otherwise he can do it at an appropriate time during the session

Mr. Chairman: Well. It was not very clear from the question whether it is the provincial Government or the Federal Government but you could have asked whether the Minister for Interior be pleased to state whether the Federal Government have taken any steps apart from what the province is doing in its own jurisdiction. But if honourable Minister can answer, he is welcomed.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Thank you, Sir. Basically, Sir, we control the provinces through the provincial Governments and the responsibility of law and order is the provincial subject but we at times pass our instructions to the provincial Governments especially in this case, Sir, I would respectfully say that the Prime Minister has visited Karachi a number of times and he has personally given instructions to the provincial Government regarding job creation Sir, regarding re-examination of the quota system in province, regarding the compensation to the bereaved families and other people there. Sir, a number of instructions have been given and other instructions regarding the law and order situation. As far as the arms and ammunition is concerned, other illegal entrants who entered the province of Sind and Karachi City, Sir, definite instructions have been issued from time to time. Sir, we do take it certainly.

Mr. Chairman: Thank you. Jenab Javed Jabbar Sahib.

Mr. Javed Jabbar: Sir, would the honourable Minister comment on the need to bring all the participants responsible for the present situation together instead of simply relying on neighbourhood peace committees which time and again have proven to be ineffective because they are not representative of the reality on the ground. Has the Minister taken note of the need for bringing all combatants together?

Mr. Chairman: Raja Nadir Pervaiz.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, we will definitely use all the forces available to bring peace and tranquillity in the area and the Provincial Government is in touch with the representatives of the ethnic groups in Karachi and Sind. We are trying all out efforts to bring peace and tranquillity in the area. Thank you, Sir.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary, Sir. Has there a meeting been arranged to-date because over 500 people have been killed as a result of these disturbances? Has a single meeting been arranged by the Federal Government between the combatants or the Provincial Government?

Raja Nadir Pervaiz Khan: They are carrying on meetings, Sir but I can check up and need a fresh notice as to know what is the latest position about the meetings, Sir.

Mr. Chairman: Professor Khurshid Sahib.

Prof. Khurshid Ahmed: In para 2 of the reply the honourable Minister says "participation of MPAs, Councillors and Chairmen," would he explain whether there are any councillors in Karachi now? About councillors I am asking. The word used is "councillors", not members of the advisory council.

Raja Nadir Pervaiz Khan: There are no councillors now in Karachi Sir, but in the form of advisors and representatives of the

people Sir, we are contacting those people and they are........... (interruption)

Prof. Khurshid Ahmed: How can you call them councillors then? The reply is incorrect.

Raja Nadir Pervaiz Khan: They are *ex*-councillors, Sir.

Mr. Chairman: What do you call people who are members of local councils because there are councillors who are members of the Karachi Metropolitan Corporation, there are councillors who are members of the local councils. What are they called? A member of the local council, is he not a councillor?

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: Union Council and District Council?

Mr. Chairman: Yes, Union Council and District Councils.

Prof. Khurshid Ahmed: There is an advisory committee. Now members of that committee cannot be called councillors.

Mr. Chairman: That was only in respect of the Karachi Metropolitan Corporation. For my own education I wanted to know what do you call a member of a local council at the village level? He is also a councillor.

Prof. Khurshid Ahmed: But in Karachi we don't have that. We are talking of Karachi. We are not talking of the rest of the country.

Mr. Chairman: Well Karachi has a number of rural areas attached to it and there would be councillors.

Prof. Khurshid Ahmed: We are talking of the affected areas, the affected areas are in the heart of the city. It does not have any local council or village council. There are no villagers.

Mr. Chairman: Next question Mr. Javed Jabbar.

STANDARDISED WORKING HOURS

17. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether the Government proposes to standardise working hours for all Government and Government controlled departments, institutions, etc.?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Rana Naeem Mahmud Khan): No. The working hours have to be different during winter and summer, and for offices working on six days or five days in a week. Complete uniformity would not be conducive to efficiency.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary, Sir. Would the honourable Minister recall the fact that you yourself Mr. Chairman, have commented in a previous session on the need to at least standardize the difference in working hours between different Government controlled corporations and autonomous bodies.

Mr. Chairman: Who?

Mr. Javed Jabbar: In fact you yourself, Sir I recall in a previous session in connection with a question stated the need to standardize at least the working hours. So, is the Minister aware of this pronouncement by the Chair?

Mr. Chairman: That was by way of friendly advice that each corporation should take care of its own working hours. I was not thinking in terms of the totality of the working of the Government as such.

Mr. Javed Jabbar: Sir, with reference to the answer given the previous time such a question was asked that the discrepancy in working hours was so great that it was not conducive to efficiency and specifically with reference to the need to improve efficiency you commented that there is a need to standardize those hours.

Mr. Chairman: I think that would arise more glaringly if you look at the answers to the "Unstarred Questions", in which I think either Senator Mohsin Siddiqui or our friend Mazhar Ali Sahib they

have asked questions about each and every corporation, office, department etc. and the office hours which they keep, after you have digested and assimilated that information I think then you can come up with more supplementaries.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اگر وقت باقی ہے تو مغرب کے بعد بھی Question Hour کو continue کریں

جناب چیئرمین: میرے خیال میں وقت تو تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ معزز اراکین پانچ منٹ باقی ہیں۔

So, we adjourn right now and meet at quarter to seven. Punctually, I might tell you that I think a number of Senators are required somewhere else also including myself.

Mr. Javed Jabbar: Sir, but Question Hour will continue.

Mr. Chairman: For five minutes only.

Mr. Javed Jabbar: Right, Sir.

Mr. Chairman: So, we adjourn to meet again at 6.45 P.M.

(The House adjourned for Maghrib Prayers)

[The House re-assembled after Maghrib Prayers with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan), in the Chair]

Mr. Chairman: بسم اللہ الرحمن الرحیم, We still have about seven minutes to the hour in which to ask questions. Javed Jabbar Sahib, I think yours is the next question.

Mr. Javed Jabbar: Yes, Sir. Question No. 18.

RULES GOVERNING TERMS AND CONDITIONS OF SERVICE

18. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state whether a Government servant can under the rules governing terms and conditions of service continue serving in the same position for an unlimited period; if not, the circumstances under which the tenure of a Government servant on the same post can be extended for a specified or unlimited period?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Rana Naeem Mahmud Khan): No tenure for holding a post is specified in the Civil Servants Act, 1973 and the rules made thereunder. Under section 10 of the Civil Servants Act, 1973, a government servant is required to serve in any post, anywhere within or outside the country, if the public interest so requires. However, Government instructions provide for a normal tenure of 3—5 years. In suitable cases, civil servants continue beyond the tenure of 5 years in a post if the exigencies of public service so required.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary, Sir.

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I just want to point out to the honourable Minister and to yourself that the words of my question do not make a distinction between Civil or Military Government servants. The answer concentrates only on the Civil Servants and I would have thought that this distinction should not have been made. Would the Minister care to comment on this discrepancy?

Mr. Chairman: Rana Naeem Mahmud Sahib.

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you Mr. Chairman. The question is framed to the Minister Incharge of Establishment and as such the reply is only about officers under the charge of the Establishment Division.

Mr. Javed Jabbar: Would the Minister confirm the number and if possible, the names of the Government officials presently occupying the same positions for over five years?

Mr. Chairman: Have you got the information. I think, it may run into quite a dozen names.

Mr. Javed Jabbar: Does the Minister say so?

Mr. Chairman: I really don't know but must be because I have some experience of these things and on the basis of that I can tell you.

Mr. Javed Jabbar: Could we just at least get an answer to the number of Government official?

Mr. Chairman: Have you got any rough idea of it, Rana Naeem Mahmud Sahib?

Rana Naeem Mahmud Khan: No, Sir. Not at all.

Mr. Javed Jabbar: Would a separate question then be necessary for that?

Mr. Chairman: That is true.

Mr. Javed Jabbar: Okay Sir. Another supplementary, Sir.

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Javed Jabbar: In the second last line of the answer the word "suitable", occurs. What are the criteria which determine suitability?

Mr. Chairman: The honourable Minister.

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, the question is where the Government feels certain officers' services are required for more than the normal tenure of 3 to 5 years, in that case suitable means such officers who have acquired certain amount of specialization in that particular job that they are holding.

Mr. Chairman: Javed Jabbar Sahib.

Mr. Javed Jabbar: Specialization as a result of occupying that job for five years or specialization before coming to that job?

Rana Naeem Mahmud Khan: It could be in both, Sir.

جناب شاد محمد خان: کیا حکومت کوئی ایسی پالیسی مرتب کرنے پر غور کرے گی کہ کسی شخص کو بھی تین سال سے زیادہ عرصہ کے لئے کسی مقام پر ڈیوٹی کی ادائیگی کے لئے نہ رہنے دیا جائے ۔

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you Mr. Chairman. There is no such consideration at the moment and I don't think it would be in the interest of the public to bind down the Government to a particular tenure of service. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Professor Khurshid Sahib.

Prof. Khurshid Ahmed: Is the Government prepared to lay down some objective criteria for extending the services of a person in the same position beyond three years.

Mr. Chairman: I think the reply to all these questions you can find in the answer itself. The only one phrase used is, "exigencies of public service", and you can define it for yourself.

Prof. Khurshid Ahmed: That is what I want. They should be elaborated.

Mr. Chairman: I don't know what exigencies of public service means. This is like public interest. How do you define this.

Prof. Khurshid Ahmed: This is something like a "catch phrase", anything can be done.

Mr. Chairman: That is right.

Prof. Khurshid Ahmed: So, we want some objective criteria on the basis of which it is in "suitable circumstances" not "suitable persons" whose tenures are extended.

Mr. Javed Jabbar: With reference to the application of this question towards the Government servants under the Army Act would a separate question be necessary?

Mr. Chairman: That will have to be addressed to a different Ministry and a different Minister. Next question Javed Jabbar Sahib.

IMPLEMENTATION OF ADMINISTRATIVE REFORMS

19. ***Mr. Javed Jabbar:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the present state of implementation of administrative reforms?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Rana Naeem Mahmud Khan): Administrative reforms were announced by the late Prime Minister on 21-8-1973. These reforms have been fully implemented. All services and cadres have been merged into a unified grading structure with equal opportunity for all. Class distinctions and use of service labels have been abolished. The grades have now been replaced with a structure of National Pay Scales. At the federal level at present there are 14 occupational groups of civil servants out of which three groups, namely, Police Group, Secretariat Group and District Management Group are All-Pakistan Services. Two of these groups, namely Police Group and Foreign Affairs Group have been renamed as Police Service of Pakistan and Foreign Service of Pakistan.

Mr. Javed Jabbar: Supplementary, Sir. Will the Minister care to confirm whether any part of the administrative reforms visualised in 1973 also required an improvement in organization and methodology of administration rather than simply the integration or rationalization of the institutions within the Government?

Mr. Chairman: Rana Naeem Mahmud Khan Sahib.

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, as the printed reply states whatever was envisaged at that stage has been implemented.

Mr. Javed Jabbar: Since these administrative reforms were implemented on a paper or a document in 1973, in view of the

intervening 14 years; is the present Government visualising any further rationalisation or improvement of the administrative system?

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, the Government is always reviewing the possibilities of improvement in the systems and the organization of the structure and such changes are brought about through administratives orders from time to time.

Mr. Chairman: Professor Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد: کیا محترم وزیر صاحب یہ بتانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے کہ ۱۹۷۳ء کے بعد سے اب تک ایڈمنسٹریٹو ریفارمز کے زمرے میں، گورنمنٹ کے کسی کمیشن، کمیٹی یا او اینڈ ایم ڈویژن نے کوئی مزید ریفارمز تجویز کی تھیں۔ اگر کی تھیں تو کیا ان پر عمل کیا گیا ہے یا نہیں۔

Mr. Chairman: Rana Naeem Mahmud Khan Sahib.

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, thank you very much. I believe that there was a Services Commission formed to review the structure of the Government and the report has been submitted but the Government has not yet found it necessary to implement those recommendations.

Mr. Chairman: I think this brings us to the end of the Question Hour.

The rest of the questions will be taken as read.

BOMB BLASTS BY THE SABOTEURS

*20. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the total number of bomb blasts in the country caused to date by terrorists, together with the total number of persons killed and injured as a result of these blasts; and

---

*The Question Hour being over the remaining questions and answers were placed on the Table of the House.

[Maulana Kausar Niazi]

(b) the total number of saboteurs arrested so far and the nature of punishments proposed for them alongwith the steps being taken on emergency basis to stop such incidents in future?

Malik Nasim Ahmed Aheer: (a) In 1986 416

Persons killed 208

Persons injured 604

In 1987 up to 15th July 255

Persons killed 257

Pesons injured 1138

(b) Total number of persons arrested 138

The Federal Government is very much alive to this issue Provincial Government have also mobilized all their resources to arrest the saboteurs and award them exemplary punishments through special tribunals set up for this purpose.

21. The information is being collected and will be furnished at the next rota day.

ANTI-STATE ACTIVITIES

22. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) the total number of persons prosecuted between 23rd March, 1985 and 31st July, 1987, for making anti-Pakistan statements or being engaged in anti-state activities;

(b) the total number of books, pamphlets and statements confiscated during the said period for containing anti-state and anti-Pakistan material; and

(c) the action taken against the authors, printers, publishers and distributors of such books, pamphlets etc.?

Malik Nasim Ahmed Aheer: The information is being collected from the Provincial Governments/agencies concerned and will be laid at the Table of the House in due course.

VISIT TO INDIA BY G.M. SYED

23. ***Prof. Khurshid Ahmed:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Mr. G.M. Syed had visited India while he was under orders of house arrest; and

(b) If answer to part (a) above be in the affirmative, the steps taken by the Government against Mr. G.M. Syed and other officials for this violation?

Malik Nasim Ahmed Aheer: (a) No.

(b) Does not arise in view of (a) above.

24. Converted into unstarred question for answering on the next rota day.

TUBEWELLS IN F.R. BANNU

25. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the total number of tubewells for drinking water and irrigation purposes sunk by FATA Development Corporation in F.R. Bannu;

(b) whether all these tubewells have been sunk exclusively in the Tribal Areas or some of those are located in Settled Areas; and

(c) the places where such tubewells were sunk indicating also the political status and other particulars of such places?

Syed Qasim Shah: (i) No tubewell for drinking water has been installed in F. R. Bannu. Out of 27 tubewells attempted for irrigation purposes 21 have been successful, the remaining six were abandoned due to technical reasons. Out of 21 successful tubewells 16 have already been energized while the remaining 5 are being energized.

[Syed Qasim Shah]

(b) All of these tubewells are located in F. R. areas inhabited by tribesmen.

(c) The location, No. of test/tubewells are follows:—

Location	Test/Tubewells
Jani Khel	13
Baka Khel	2
Kirlasta	2
Daryoba	2
Bezen Khel	1
Daryoba/Star Panga	1

As reported by the Provincial Government the beneficiaries are the tribesmen of F. R. Areas.

The test and tubewells are drilled only on the basis of technical feasibility, subject to clearance of the area by Political Authorities.

PARTICULARS OF CAMERAMAN WORKING IN P.T.V. CORPORATION

26. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the total number of Cameraman working in the Pakistan Television Corporation indicating their names, educational qualifications and domicile;

(b) whether there is any Cameraman from FATA in the said Corporation;

(c) whether it is a fact that some vacancies of Cameraman are lying vacant; and

(d) whether it is also a fact that the educational qualifications prescribed for the said post is B.Sc; degree?

Qazi Abdul Majid Abid: (a) There are 141 Cameraman of all categories in PTV. The list indicating names, qualifications and domicile is at Annexure 'A'.

(b) There is no Cameraman from FATA.

(c) Yes.

(d) The educational qualifications was raised to B.Sc. in Physics. It has now been revised and simple graduates in IInd Division are now eligible for appointment as apprentice cameramen.

Annexure 'A'

PTV HEADQUARTERS OFFICE, ISLAMABAD

S.No.	Name	Designation	Group	Domicile	Qualification
1	2	3	4	5	6
1.	Mr. Nisar A. Mirza.	Controller Film Camera & Facilities	9	Punjab	Matric
Television Centre, Islamabad					
2.	Mr. M. Aslam Khan.	Chief Cameraman	8	Punjab	Matric
3.	Mr. Shah Alam.	Chief Cameraman	8	Sind/U	Non-Matric
4.	Mr. Ishaq Ahmad Ch.	Senior Cameraman	8	Punjab	B.A.
5.	Mr. Ashiq H. Gilani.	Senior Cameraman	6	Punjab	Matric
6.	Mr. Alim A. Hashmi.	Senior Cameraman	7	Sind U	Matric
7.	Mr. Sharafat Hussain.	Senior Cameraman	7	Sind/U	Matric
8.	Mr. Tariq Hameed Lodhi.	Senior Cameraman	7	Sind/U	F.A.
9.	Mr. Razzaq Miraz.	Senior Cameraman	6	Punjab	F.A.
10.	Mr. Faisal Nadeem.	Senior Cameraman	6	Sind U	Matric
11.	Mr. Mursaleen Khan.	Cameraman	5	N.W.F.P.	Non-Matric
12.	Mr. Muhammad Younus Khan.	Cameraman	5	Punjab	F.A.
13.	Mr. Aftab Haider.	Cameraman	5	Punjab	Non-Matric
14.	Mr. Muhammad Hussain.	Cameraman	6	A.J.K.	Matric
15.	Mr. Khurshid A. Naqvi.	Cameraman	5	Punjab	Matric
16.	Mr. S.M. Nooruddin.	Cameraman	5	Sind/U	F.A.
17.	Mr. Ashfaq-ur-Rehman.	Cameraman	5	Punjab	Matric.
18.	Mr. Sanaullah Ch.	Cameraman	5	Punjab	Matric
19.	Mr. Rashid Nasir.	Cameraman	5	Punjab	Matric

1	2	3	4	5	6
20.	Mr. Nadeem Akbar Dar.	Cameraman	5	Punjab	Matric
21.	Mr. Salahuddin Malik.	Cameraman	5	Punjab	F.A.
22.	Mr. Sajjad Gillani.	Cameraman	5	Punjab	Matric
23.	Mr. Sarfraz Ahmad.	Cameraman	5	Punjab	Non-Matric
24.	Mr. Shahid Ahmed.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
25.	Mr. Muhammad Kamal Qazi.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
26.	Mr. Nasir Mahmood Riaz.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
27.	Syed Javaid H. Kazmi.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
28.	Mr. Muhammad Muttee-ur-Rehman.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
29.	Mr. Abrar Ahmad Kiani.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
30.	Mr. Muhammad Asif Khan.	Cameraman	5	Sind/U	Matric
31.	Mr. Shafiq A. Siddiqui.	Cameraman	5	Punjab	Non-Matric
32.	Mr. Rashid A. Mirza.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
33.	Mr. Masood Mahmood.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
34.	Mr. Najeebullah.	Associate Cameraman	4	Punjab	B.Sc. M.A. (Pol. Science).
35.	Mr. Amjad Saleem.	Associate Cameraman	4	Punjab	B.Sc.
36.	Syed Ahmad Ali.	App. Cameraman		Baluch	B.Sc.
37.	Syed Naveed-ul-Husnain.	App. Cameraman		Punjab	B.Sc.
38.	Mr. Jahan Alam.	App. Cameraman		Punjab	B.Sc.

Television Centre, Lahore

39.	Mr. Nasir Malik.	Chief Cameraman	8	Punjab	Diploma from National College of Arts
40.	Mr. Ismail Taj.	Senior Cameraman	7	Punjab	Matric
41.	Mr. Shafqat Mahmood.	Senior Cameraman	7	Punjab	Matric
42.	Mr. Khalid Aizaz-ul-Haq.	Senior Cameraman	7	Punjab	Under Matric
43.	Mr. S.M. Aslam.	Senior Cameraman	7	Punjab	Matric
44.	Mr. Najmul Hasan.	Senior Cameraman	7	Punjab	Intermediate
45.	Syed Iqtidar Hussain Kausar.	Senior Cameraman	7	Punjab	Matric Diploma in Electrical Engineering
46.	Mr. Mushtaq Suhail.	Senior Cameraman	6	Punjab	Matric
47.	Mr. Muhammad Naseem Khan.	Cameraman	5	Punjab	Matric
48.	Mr. Anwar Earnest.	Cameraman	5	Punjab	F.A.

1	2	3	4	5	6
49.	Mr. Nasim Ahmed Khan.	Cameraman	5	Punjab	Matric
50.	Mr. Arif Malik.	Cameraman	5	Punjab	Matric
51.	Mr. S. A. Khalid.	Cameraman	5	Punjab	Matric
52.	Mr. Jehangir Pasha.	Cameraman	5	Punjab	Matric
53.	Mr. Nusrat Ali Butt.	Cameraman	5	Punjab	Matric
54.	Mr. Amjad Hussain Bukhari.	Cameraman	5	Punjab	Matric
55.	Mr. Zahid Nasim Ch.	Cameraman	5	Punjab	Matric
56.	Mr. Agha Javed Raza.	Cameraman	5	Punjab	Matric
57.	Mr. Muhammad Ajmal Khan.	Cameraman	5	Punjab	F.A.
58.	Mr. A.G. Sheikh.	Cameraman	5	Punjab	B.A.
59.	Mr. Akbar Irani.	Cameraman	5	Punjab	Under Matric
60.	Mr. Zulfiqar Ali.	Cameraman	5	Punjab	Matric
61.	Mr. Dil Nawaz Khan.	Cameraman	5	Punjab	Matric
62.	Mr. Sarwar Hussain Bokhari.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
63.	Mr. Muslim Hussain.	Cameraman	5	Punjab	Matric
64.	Mr. Irshad Ali.	Cameraman	5	Punjab	Under Matric
65.	Mr. Saluat Abbas.	Cameraman	5	Punjab	Matric
66.	Mr. Muhammad Arif Bhatti.	Cameraman	5	Punjab	Matric
67.	Mr. Gul Baz Khan.	Associate Cameraman	4	Punjab	B.Sc.
68.	Mr. Ishan-ul-Haq.	App. Cameraman		Punjab	B.Sc.

Television Centre, Karachi

69.	Mr. Nooruddin.	Chief Cameraman	8	Sind/U	Matric
70.	Mr. S. Badre Alam.	Senior Cameraman	8	Sind/U	Matric
71.	Mr. S. A. Aziz.	Senior Cameraman	7	Sind/U	Matric
72.	Mr. Shahid Sultan.	Senior Cameraman	7	Sind/U	Matric
73.	Mr. Agha Mohammad Naim.	Senior Cameraman	7	Sind/U	Matric
74.	Mr. Ali Saeed Khan.	Senior Cameraman	6	Punjab	Under Matric
75.	Syed Israr Nadeem.	Senior Cameraman	6	Punjab	Matric
76.	Mr. Pervez Attaullah.	Cameraman	5	Sind/U	Intermediate
77.	Mr. Shafan Mirza.	Cameraman	5	Sind/U	Matric
78.	Mr. Mohammad Nawaz.	Cameraman	5	N.W.F.P.	Matric
79.	Mr. Zafar Mehdi Rizvi.	Cameraman	5	Sind R	Matric
80.	Mr. Abdul Haseeb.	Cameraman	5	Sind U	Matric
81.	Mr. Rahat Ali.	Cameraman	5	Sind U	Matric
82.	Mr. S. Akhtar Ali Rizvi.	Cameraman	5	Punjab	Matric
83.	Mr. Tahir Bukhar.	Cameraman	5	Punjab	Matric
84.	Mr. Ejaz Ahmed.	Cameraman	5	Punjab	I.Com.

1	2	3	4	5	6
85.	Mr. S.M. Sibtain Rizvi.	Cameraman	5	Sind/U	Matric
86.	Mr. Afzal Hussain Ch.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
87.	Mr. Wajid Ali Qazi.	Cameraman	5	Sind/R	B.Sc.
88.	Mr. Ashraf Ali Siddiqui.	Cameraman	5	Sind/U	B.Sc.
89.	Mr. Noman Mustafa.	Cameraman	5	Sind/U	B.Sc.
90.	Mr. S. Sabi-ul-Hassan.	Cameraman	5	Punjab	Matric
91.	Mr. Abdul Mujeeb Khan.	Cameraman	5	Sind/U	Matric
92.	Mr. S. Viqar Hussain.	Cameraman	5	Sind/U	Matric
93.	Mr. Abdul Samad.	Cameraman	5	Sind/U	B.Sc.
94.	Mr. Tanvir Malik.	Cameraman	5	Sind/R	B.Sc.
95.	Mr. Sami H. Sidiqui.	Cameraman	5	Sind/U	Matric
96.	Mr. Arif Sohail.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
97.	Mr. Amir Mukhtar.	Cameraman	5	Sind/R	B.Sc.
98.	Mr. Hameed A. Khan.	Cameraman	5	Sind/U	B.A.
99.	Mr. Abdul Raheem.	Associate Cameraman	4	Sind/U	B.Sc.
100.	Mr. Mohammad Afzal.	Do.	4	Punjab	B.Sc.
101.	Mr. Mohammad Farooq.	Do.	4	Sind/U	B.Sc.

Television Centre, Quetta

102.	Mr. Anwar Kamal Qazi.	Chief Cameraman	8	Sind/U	Matric
103.	Mr. N.A. Chishti.	Senior Cameraman	7	Sind/U	F.A.
104.	Mr. Murtaza Ali Khan Khusro.	Senior Cameraman	6	Sind/U	Matric
105.	Mr. Mehboob Hussain Khan.	Senior Cameraman	6	Sind/U	Matric
106.	Mr. Akhtar Ali.	Cameraman	5	Baluch	M.A.
107.	Sh. Muhammad Aslam.	Cameraman	5	Baluch	Matric
108.	Mr. M. Iqbal.	Cameraman	5	Baluch	M.Sc.
109.	Mr. Ghulam Hyder.	Cameraman	5	Baluch	M.Sc.
110.	Mr. Laeeq Ahmed.	Cameraman	5	Sind/U	B.Sc.
111.	Mr. Shakil A. Hashmi.	Cameraman	5	Baluch	B.Sc.
112.	Mr. Izhar-ul-Haq.	Cameraman	5	Baluch	B.Sc.
113.	Mr. S. Iftikhar Haider.	Cameraman	5	Baluch	B.Sc.
114.	Mr. M. Razzaq.	Cameraman	5	Punjab	Middle
115.	Mr. Tariq Mushtaq.	Cameraman	5	Punjab	Matric
116.	Mr. Jamil Akhtar.	Cameraman	5	Sind/U	B.Sc.
117.	Mr. Haseeb Baig.	Cameraman	5	Sind/U	Matric
118.	Mr. Zainul Islam Khan.	Cameraman	5	Sind/U	B.Sc
119.	Mr. Khan Zada.	Associate Cameraman	4	Sind/R	B.Sc.
120.	Mr. Shahid Afzal Butt.	Associate Cameraman	4	Punjab	B.Sc.

1	2	3	4	5	6
Television Centre, Peshawar					
121.	Mr. Maqsood A. Zaidi.	Chief Cameraman	8	Sind/U	F.A.
122.	Mr. Mohammad Riaz Khan.	Senior Cameraman	7	N.W.F.P.	Matric
123.	Mr. Rana Rashid Alam.	Senior Cameraman	7	Punjab	F.A.
124.	Mr. Mohammad Akbar Bhatti.	Senior Cameraman	6	Punjab	M.A. (Pol. Science).
125.	Mr. Sarfraz Hussain.	Cameraman	5	Punjab	F.Sc.
126.	Mr. Jaffar Ali Khan.	Cameraman	5	N.W.F.P.	Matric
127.	Mr. Abdul Jamil Khan.	Cameraman	5	N.W.F.P.	Matric
128.	Mr. Sohrab Khan.	Cameraman	5	N.W.F.P.	Middle
129.	Raja Sajjad Ali.	Cameraman	5	N.W.F.P.	M.Sc.
130.	Mr. Ali Akhtar.	Cameraman	5	Punjab	Matric
131.	Mr. Mumtaz Ali Khan.	Cameraman	5	N.W.F.P.	M.Sc.
132.	Mr. Ghazanfar Ali.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
133.	Mr. Abdul Nasir.	Cameraman	5	Punjab	M.Sc.
134.	Mr. Bashir Ahmad Awan.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
135.	Syed Attaullah Shah.	Cameraman	5	N.W.F.P.	M.Sc.
136.	Mr. Muhammad Afzal Khan.	Cameraman	5	N.W.F.P.	M.Sc.
137.	Mr. Asfar Yar Ali Shah.	Cameraman	5	Punjab	B.Sc.
138.	Mr. S. Jamil Raza Zaidi.	Cameraman	5	N.W.F.P.	B.Sc.
139.	Mr. Shihid Hameed.	App. Cameraman	—	Punjab	B.Sc.
140.	Mr. Muhammad Tariq.	App. Cameraman	—	N.W.F.P.	B.Sc.
141.	Mr. Naeem Akhtar.	Associate Cameraman	4	N.W.F.P.	B.Sc.

PROMISED REPLIES

RECRUITMENT OF THE DOCTORS AND STAFF IN THE FEDERAL HOSPITALS

*77. ***Major General (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Health Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) Whether in the hospitals under the administrative control of the Federal Government, the doctors and staff are recruited on the basis of the Provincial quotas; and

(b) if so, the number of Doctors and para medical staff belonging to each province in these hospitals?

Sardar Ghulam Mohammad Khan Mahar: Yes.

(b) The number of doctors and para medical staff (Province wise), is as under:

Medical Officers	
Merit	27
Punjab	101
Sind(U)	30
Sind(R)	39
N.W.F.P.	26
Balochistan	11
NAFATA	9
A.K	7
	250

Para medical staff	
Merit	35
Punjab	405
Sind	393
N.W.F.P.	68
Baluchistan	5
NAFATA	3
A.K	8
	917

QUOTA FOR RECRUITMENT IN THE ARMY

*174. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister Incharge of the Defence Division be pleased to state:

(a) Whether it is a fact that the quota for recruitment in the army soon after partition was fixed as under:—

(i)	Punjab Muslim	79%
(ii)	Pathan	11%
(iii)	Sind/Baluchistan and others	10%

If so, is this ratio maintained even now?

(b) the number of persons belonging to the provinces of Sind and Baluchistan who are serving in the Pakistan Army; and

(c) is there any proposal under consideration of the Government for facilitating the enrolment of Sindhis in the Army Medical Corps, EME and Army Corps of Clerks besides increasing their quota in the Sind Regiment and Baluch Regiment?

Minister Incharge for Defence

(a) The old records having been destroyed it is neither possible to confirm the percentages indicated in the question raised by the honourable Member nor is it possible to draw any comparison with the existing holdings of the Army.

(b) The number of personnel from Sind and Baluchistan serving in the Army at present is 20467.

(c) Army is ready to enrol any number of candidates from Sind who volunteer to join the Army Medical Corps, EME and Army Corps of Clerks provided they meet the laid down educational and physical standards. As regards increase in quota of Sindhis in the Sind Regiment and Baluch Regiment, it may be stated that the educational standards for Sindhis have been lowered so that 35% illiterates can now be enrolled in the Infantry.

SYSTEM OF PURCHASE OF DRUGS

*192. ***Maj. Gen. (Retd.) Shirin Dil Khan Niazi:** Will the Minister for Health, Special Education and Social Welfare be pleased to state:

(a) is it true that multinational companies dealing in drugs publicise drugs in Pakistan for treatment, but their use in the country of origin is restricted due to harmful side effects; and

(b) Names and designations of incumbents who matter in drug purchases in Pakistan, how often they are transferred indicating their dates of appointments?

Sardar Ghulam Mohammad Khan Mahar (Minister of State for Health): (a) No.

(b) System of purchase of drugs obtained from the respective provinces is as under:—

1. **Punjab**

(i) The Indents for the procurement of drugs and medicines are prepared by the Officer Incharge, Medical Store Depot, Lahore, on the basis of demand received from various hospitals in the Punjab and submitted to the Director Health Services, Punjab, Lahore.

(ii) The Indents submitted by Officer Incharge Medical Store Depot are scrutinized by the Indent Scrutiny Committee which is constituted as under:—

(a) Director Health Services, Punjab .... *Chairman.*

(b) Assistant Director, Medical Store & Drug Control .... *Member.*

(iii) The Indents Scrutiny Committee forwards the Indents to the Purchase Cell for procurement action.

(iv) The constitution of the Purchase Cell is as under:—

(a) The Chief Purchase Officer, (Secretary Health).

(b) Senior Purchase Officer, (Deputy Secretary Purchase).

(c) The Purchase Officers (who are three Section Officers).

(d) There is also a Senior Technical Officer to coordinate opinion on technical matter and is assisted by a number of Committees of the Specialists on the subjects.

(v) After due scrutiny of Indents in the Purchase Cell tender enquiries are advertised through the press in case of open tenders and directly to the firms on the approval panel of suppliers in case of limited tenders.

(vi) After processing the indents the Finance Departments shall be consulted for all cases falling to any of the undermentioned categories:—

(a) Purchase above the limit of five lakh if—

(i) the tendered rate exceeds the last purchase rate by more than 10% in case of limited tender enquiry.

(ii) the rate exceeds the last purchase rate by more than 20% in case of advertised tender enquiry.

(b) where the previous purchase rate not available and where the total value of the proposed purchase exceeds the limit of Rs. 3 lakhs.

(c) in case where only one quotation is received and the value of the purchase exceeds the limit of Rs. 3 lakhs.

(d) where the value of total purchase in a negotiate deal is above the limit of Rs. 3 lakh.

(vii) The cases where indent value exceeds the limit of Rs. 30 lakhs shall be examined by the standing Purchase Committee comprising of the following:—

(a) Administrative Secretary concerned. *Convenor.*

(b) Senior Purchase Officer. *Member/ Secretary.*

(c) A representative of the Finance Division not below the rank of Deputy Secretary.

(d) Indentor concerned.

(vii) After having been approved by the competent authority the contracts are issued to the concerned contractors for the supply of store to the Medical Store Depot where from these are delivered to various hospitals as per demands.

(ix) The members of Purchase Committee are by designation and this system exists since 1st July, 1985. Prior to this the Industries and Mineral Development Department was responsible for the purchase and supply of medicines.

2. **Sind**

There is no Purchase Committee for the Provincial hospitals and that all such procurement are made jointly by the Health, Finance and Industries Departments according to provision of Sind Purchase Manual. 25% of the budgetary allocations meant for local purchases are exercised by the respective Medical Superintendents to meet emergency and hardship cases.

3. **N.W.F.P.**

There is only one Committee at Provincial level which looks after the job of purchase/inspection of drugs/medicines all over the province. There are no such committees at District, Agency and Teaching Hospitals level and that to accommodate all District, Agency and Teaching Hospitals demands, they are represented in the Committee properly. The names of the Chairman/

Members of the purchase/inspection Committees from the year 1980-81 to 1986-87 is given as under:—

1980-81

1.	Dr. Shams-ur-Rehman, Professor of Medicines, Khyber Medical College, Peshawar.	*Chairman.*
2.	Dr. Mohammad Anwar, Deputy Director (Admn.), Health Directorate NWFP, Peshawar.	*Member.*
3.	Dr. Hakim Khan, Medical Supdt., Civil Hospital Peshawar.	*Member.*
4.	Dr. M. Tahir Hassan, Asso: Professor, Lady Reading Hospital, Peshawar.	*Member.*
5.	Dr. Rafiuddin, Officer Incharge Govt. Medical Store Depot, NWFP, Peshawar.	*Member.*

1981-82

1.	Dr. Shams-ur-Rehman Professor of Medicines, Khyber Medical College, Peshawar.	*Chairman.*
2.	Dr. Mohammad Anwar, Deputy Director (Admn.), Health Directorate, NWFP Peshawar.	*Member.*
3.	Dr. Hamik Khan Medical Supdt., Civil Hospital, Peshawar.	*Member.*
4.	Dr. M. Tahir Hassan, Asso: Professor of Surgery, Lady Reading Hospital, Peshawar.	*Member.*
5.	Mr. Abdul Hamid, Deputy Secretary Finance Department NWFP Peshawar.	*Member.*
6.	Dr. Azam Khan, Officer Incharge, Government Medical Store Depot, NWFP Peshawar.	*Member.*

1982-83

1.	Dr. Shams-ur-Rehman, Professor of Medicines, Khyber Medical College, Peshawar.	*Chairman.*

2. Dr. Nazir-ul-Haq, Deputy Director (Admn), Health Directorate, NWFP, Peshawar. *Member.*
3. Dr. Hakim Khan, Medical Supdt., Civil Hospital, Peshawar. *Member.*
4. Dr. M. Tahir Hassan, Asso: Professor of Surgery, Lady Reading Hospital, Peshawar. *Member.*
5. Dr. Noor Mohammad, Officer Incharge, Govt. Medical Store Depot, NWFP, Peshawar. *Member.*

1983-84

1. Dr. Shams-ur-Rehman, Professor of Medicines, Khyber Medical College, Peshawar. *Chairman.*
2. Dr. Nazir-ul-Haq, Dy. Director (Admn), Health Directorate, NWFP Peshawar. *Member.*
3. Dr. Hakim Khan, Medical, Supdt., Civil Hospital, Peshawar. *Member.*
4. Dr. M. Tahir Hassan, Asso: Professor of Surgery, Lady Reading Hospital, Peshawar. *Member.*
5. Dr. Noor Mohammad, Officer Incharge, Govt. Medical Store Depot, NWFP, Peshawar. *Member.*

1984-85

1. Dr. Shams-ur-Rehman, Professor of Medicines, Khyber Medical College, Peshawar. *Chairman.*
2. Dr. Nazir-ul-Haq, Dy. Director (Admn), Health Directorate, NWFP Peshawar. *Member.*
3. Dr. Hakim Khan, Medical Supdt., Civil Hospital Peshawar. *Member.*
4. Dr. M. Tahir Hassan, Asso: Professor of Surgery, Lady Reading Hospital, Peshawar. *Member.*
5. Dr. Noor Mohammad, Officer Incharge, Govt. Medical Store Depot, NWFP Peshawar. *Member.*

1985-86

1. Dr. Shams-ur-Rehman, Professor of Medicines, Khyber Medical College Peshawar.	*Chairman.*
2. Dr. Nazir-ul-Haq, Deputy Director (Admn), Health Directorate NWFP, Peshawar.	*Member.*
3. Dr. Mohammad Zaffar Afridi, Medical Supdt., Civil Hospital Peshawar.	*Member.*
4. Dr. M. Tahir Hassan, Associate Professor of Surgery, Lady Reading Hospital, Peshawar.	*Member.*
5. Dr. Abdul Aziz Khan Officer Incharge, Govt. Medical Store Depot, NWFP Peshawar.	*Member.*

1986-87

1. Dr. Shams-ur-Rehman, Professor of Medicines, Khyber Medical College, Peshawar.	*Chairman.*
2. Dr. Nisar Ahmad, Deputy Director (Admn), Health Directorate, NWFP, Peshawar.	*Member.*
3. Dr. Mohammad Zaffar Afridi, Medical Superindent, Civil Hospital, Peshawar.	*Member.*
4. Dr. M. Tahir Hassan, Associate Professor of Surgery, Lady Reading Hospital, Peshawar.	*Member.*
5. Dr. Abdul Aziz Khan, Officer Incharge, Govt. Medical Store Depot, NWFP Peshawar.	*Member.*

4. **Baluchistan**

The names and designations of members of Purchase Committee for procurement of medicines/drugs for the

Provincial Hospitals from 1980-81 to 1987 is given as under:—

1980-81

1.	Mr. Omar Khan Afridi, Additional Chief Secretary to Government of Baluchistan.	*Chairman.*
2.	Dr. Abdul Khaliq Khan, Secretary Health Department.	*Member.*
3.	Dr. D.K. Riaz Baluch, Director Health Services, Baluchistan.	*Member.*
4.	Mr. Shakil Ahmed, Secretary Finance Department.	*Member.*
5.	Dr. M.M. Hussainee, Medical Superintendent, Sandeman (Pr.) Hospital. Quetta.	*Member.*
6.	Dr. Allah Bux, Physician and Head of Department of Medicines Sandeman (Pr.) Hospital, Quetta.	*Member.*
7.	Dr. Shahjehan Officer-in-Charge, Government Medical Store Depot, NWFP Peshawar.	*Secretary.*

1981-82

1.	Mr. Salim Abbas Jilani, Additional Chief Secretary to the Government of Baluchistan.	*Chairman.*
2.	Dr. M.M. Hussainee, Secretary Health Department.	*Member.*
3.	Mr. C.M. Afzal, Secretary Finance Department.	*Member.*
4.	Dr. Mohammad Akbar Khan, Director Health Services, Baluchistan.	*Member.*
5.	Dr. A. Rahman Qaisarani, Medical Superintendent, Sandeman(Pr) Hospital, Quetta.	*Member.*
6.	Dr. Zulfiqar A. Zaidi, Physician and Head of Department of Medicine, Sandeman (Pr) Hospital, Quetta.	*Member.*

7. Dr. Shahjehan Officer-in-Charge, Government Medical Store Depot, NWFP Peshawar. *Secretary.*

1982-83

1. Mr. S.R. Poonegar, Additional Chief Secretary to the Government of Baluchistan. *Chairman.*
2. Dr. D.K. Riaz Baluch, Secretary Health Department. *Member.*
3. Mr. C.M. Afzal, Secretary Finance Department. *Member.*
4. Dr. Mohammad Akbar Khan, Director Health Services, Baluchistan. *Member.*
5. Dr. A. Rahman Qaisarani, Medical Superintendent, Sandeman(Pr) Hospital, Quetta. *Member.*
6. Dr. Zulfiqar A. Zaidi, Physician and Head of Department of Medicines Sandeman(Pr) Hospital, Quetta. *Member.*
7. Dr. Zaffar Ahmed, Purchase Officer Industries Department. *Member.*
8. Dr. Shahjehan, Officer-in-Charge, Govt. Medical Store Depot, NWFP Peshawar. *Secretary.*

1983-84

1. Mr. S.R. Poonegar, Additional Chief Secretary to Government of Baluchistan. *Chairman.*
2. Dr. D.K. Riaz Baluch, Secretary Health Department. *Member.*
3. Mr. C.M. Afzal, Secretary Finance Department. *Member.*
4. Dr. Mohammad Akbar Khan, Director Health Services, Baluchistan. *Member.*
5. Dr. A. Rahman Qaisarani, Medical Superintendent, Sandeman(Pr) Hospital, Quetta. *Member.*

6. Dr. Zulfiqar A. Zaidi, Physician and Head of Department of Medicines Sandeman (Pr) Hospital, Quetta. *Member.*
7. Mr. Zaffar Ahmed, Purchase Officer, Industries Deptt. *Member.*
8. Dr. Shahjehan, Officer-in-Charge, Government Medical Store Deptt, NWFP Peshawar. *Secretary.*

1984-85

1. Mr. S. R. Poonegar, Additional Chief Secretary to Government of Baluchistan. *Chairman.*
2. Dr. D.K. Riaz Baluch, Secretary Health Department. *Member.*
3. Mr. Atta Jaffar, Secretary Finance Department. *Member.*
4. Dr. Mohammad Akbar Khan, Director Health Services Baluchistan. *Member.*
5. Dr. A. Rahman Qaisarani, Medical Superintendent, Sandeman(Pr) Hospital, Quetta. *Member.*
6. Prof. Dr. Zulfiqar A. Zaidi, Physician and Head Department of Medicine, Sandeman (Pr) Hospital Quetta. *Member.*
7. Mr. Zaffar-ur-Rahman, Purchase Officer, Industries Department. *Member.*
8. Dr. Shahjehan, Officer-in-Charge, Government Medical Store Deptt. N.W.F.P. Peshawar. *Secretary.*

1985-86

1. Mr. S.R. Poonegar, Additional Chief Secretary to Government of Baluchistan. *Chairman.*
2. Dr. D.K. Riaz Baluch, Secretary Health Department. *Member.*
3. Mr. Atta Jaffar, Secretary Finance Department. *Member.*

4. Dr. Mohammad Akbar Khan, Director Health Services, Baluchistan. *Member.*
5. Dr. A. Rahman Qaisarani, Medical Superintendent, Sandeman(Pr) Hospital, Quetta. *Member.*
6. Prof. Dr. Zulfiqar A. Zaidi, Physician and Head Department of Medicine, Sandeman (Pr) Hospital, Quetta. *Member.*
7. Mr. Zaffar-ur-Rahman, Purchase Officer, Industries Department. *Member.*
8. Dr. Shahjehan, Officer-in-Charge, Government Medical Store Depot. *Secretary.*

1986-87

1. Mr. S.R. Poonegar, Additional Chief Secretary to Government of Baluchistan. *Chairman.*
2. Dr. Abdul Khaliq Khan, Secretary Health Department. *Member.*
3. Mr. Atta Jaffar, Secretary, Finance Department. *Member.*
4. Dr. Mohammad Akbar Khan, Director Health Services, Baluchistan. *Member.*
5. Dr. Zulfiqar A. Zaidi, Physician and Head of Department of Medicine, Sandeman (Pr.) Hospital. *Member.*
6. Dr. Shahjehan, Officer-in-Charge, Government Medical Store Depot. *Secretary.*

1987

1. Mr. Fateh Khan Khajjak, Additional Chief Secretary (Development) Government of Baluchistan. *Chairman.*
2. Dr. Mohammad Akbar Khan, Secretary, Health Department. *Member.*
3. Mr. Atta Jaffar, Secretary Finance Department. *Member.*

4. Dr. Mohammad Iqbal, Director Health Services. *Member.*
5. Dr. Zulfiqar Ali Zaidi, Physician and Head Department of Medicine, Sandeman (Prov:) Hospital, Quetta. *Member.*
6. Dr. Shahjehan, Officer-in-charge, Government Medical Store Depot. Secretary.

5. **Federal Government**

The purchase system has been decentralized in the Federal Government. A Committee has been established to select drugs/ medicines and approve their prices after calling tenders as per Hospital Formulary. Thereafter, purchases are made directly by the individual federally controlled medical institutions. The members of the Committee are as follows:—

(1) Dr. Safder-ur-Rehman, D.D.G.(PSDM), Health Division. *Chairman.*
(2) Dr. Inamul Haq, D.C. Health Division. *Member.*
(3) Dr. S.M. Rab, Professor of Medicines, J.P.M.C., Karachi. *Member.*
(4) Prof. Q.M.H. Jalisi, Director, J.P.M.C. Karachi. *Member.*
(5) Dr. A. Hafeez Akhtar, Physician, Pakistan Institute of Medical Sciences, Islamabad. *Member.*
(6) Dr. Sikandar Hayat Khan, Surgeon, Pakistan Institute of Medical Sciences, Islamabad. *Member.*
(7) Dr. Sarfraz Ahmad, Physician, Federal Government Services Hospital, Islamabad. *Member.*
(8) Dr. I.H. Shami, Associate Surgeon, Federal Government Services Hospital, Islamabad. *Member.*
(9) Dr. Shafiq-ur-Rehman, Civil Surgeon/Associate Physician, Medical Centre for Federal Government Servants, Karachi. *Member.*

Some of the members of the Committee are replaced every year.

TELEPHONE BILLS OF THE MINISTER AND ADVISORS AND MINISTERS OF STATE

Mr. Ihsanul Haq Piracha: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the total amount of telephone bills of Ministers, Advisors and Minister of State paid by the Government for Telephones installed at their residences during the year 1986-87?

An amount of Rs. 37,00,212 (rupees thirty seven lacs two hundred and twelve only) has been paid by the Government for telephones installed at the residences of Ministers, Advisors and Ministers of State on public account. This amount does not include bills for June, 1987 which are awaited from T&T Department.

OFFICERS IN GRADE 17 AND ABOVE ARRESTED OR CONVICTED DURING 1-1-1980 TO 30-8-1986

Qazi Abdul Latif: (In reply to supplementary question):

نمبر شمار	نام	عہدہ	محکمہ	موجودہ پوزیشن
	سنٹرل زون			
۱۔	سعید خان	ایس۔ڈی۔او	واپڈا	انکوائری جاری ہے
۲۔	مشتاق احمد	مینجنگ ڈائریکٹر	نیشنل کیمیکل	کیس عدالت میں ہے
۳۔	نوازالحق	ایس ڈی او	واپڈا	ایضاً
۴۔	منظور سیال	ایس ڈی او	واپڈا	عدالت سے بری ہوا
۵۔	ارشد علی ماجد	ایس ڈی او	واپڈا	محکمانہ کارروائی کی گئی
۶۔	محبوب عالم	ایس ڈی او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۷۔	مرزا محمد اسحاق	ایس ڈی او	واپڈا	کیس عدالت میں ہے

نمبر شمار	نام	عہدہ	محکمہ	موجودہ پوزیشن
۸۔	محمد مشتاق	ایس ڈی او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۹۔	ملک مشتاق	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ		کیس ختم کر دیا گیا
۱۰۔	محمد ارشد	ایس ڈی او	واپڈا	ایضاً
۱۱۔	میاں نصیر الدین	سابقہ اسسٹنٹ اکاؤنٹس آفیسر	اے۔ جی۔ پنجاب	کیس عدالت میں ہے
۱۲۔	تجمل حسین	منیجر	این۔ ڈی۔ ایف۔ سی	کیس زیر تفتیش ہے
۱۳۔	نجیب اللہ	ایس۔ ڈی۔ او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۱۴۔	امجد ہدایت بٹ	ایگزیکٹو انجینئر	واپڈا	ایضاً
۱۵۔	شاہد ایم۔ اختر	ایگزیکٹو انجینئر	واپڈا	ایضاً
۱۶۔	عبدالوحید	ایگزیکٹو انجینئر	واپڈا	ایضاً
۱۷۔	ضمیر حسین بھٹی	ایگزیکٹو انجینئر	واپڈا	ایضاً
۱۸۔	محمد مخدوم طارق مفتی	ایگزیکٹو انجینئر	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۱۹۔	محمد افضل	بجٹ اینڈ اکاؤنٹ آفیسر	واپڈا	کیس عدالت میں ہے
۲۰۔	عبدالقیوم	ایگزیکٹو انجینئر	کنٹونمنٹ بورڈ اوکاڑہ	کیس ختم کر دیا گیا
۲۱۔	ایس۔ ایم۔ اے۔ نقوی	سی۔ ایم۔ ای	پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی لاہور	ایضاً
۲۲۔	منیر احمد نون	ڈپٹی منیجر	پاسکو	کیس زیر تفتیش ہے
۲۳۔	محمد شریف	ایس ڈی او	واپڈا	کیس عدالت میں ہے
۲۴۔	چوہدری آفتاب احمد	ڈویژنل انجینئر	واپڈا	ایضاً
۲۵۔	تصدق حسین خان	مینجنگ ڈائریکٹر	گھی کارپوریشن	کیس زیر تفتیش ہے
۲۶۔	عجب شاہ	ایس ڈی او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۲۷۔	ریاض احمد کھوکھر	ایس ڈی او	واپڈا	کیس زیر تفتیش ہے
۲۸۔	پرویز خان	ایس ڈی او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۲۹۔	فرخ جاوید طارق	ایس ڈی او	واپڈا	کیس زیر تفتیش ہے

نمبر شمار	نام	عہدہ	محکمہ	موجودہ پوزیشن
۳۰۔	مختار احمد	ریذیڈنٹ انجینئر	واپڈا	کیس زیر تفتیش ہے
۳۱۔	ایس شبیہ الحسن نقوی	ایس ڈی او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۳۲۔	مبارک علی شاہ	سینئر پاپولیشن آفیسر	پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ	ایضاً
۳۳۔	محمود مختار مفتی	ایکسین	ہائی وے	کیس خارج کر دیا گیا
۳۴۔	عبداللہ خان	ایس ڈی او	ٹی اینڈ ٹی	کیس زیر تفتیش ہے
۳۵۔	بشیر احمد چیمہ	ایس ڈی او	ٹی اینڈ ٹی	ایضاً
۳۶۔	ڈاکٹر امتیاز احمد گل		سول ہسپتال	کیس صوبائی محکمہ انسداد رشوت کو بھیج دیا گیا ہے۔
۳۷۔	ڈاکٹر عبدالعزیز		ہیلتھ سنٹر	ایضاً
۳۸۔	ایم۔ اے۔ منان	ایس ڈی او	واپڈا	محکمانہ کارروائی کے بعد بری ہوا
۳۹۔	واصف خان	ایس ڈی او	واپڈا	کیس عدالت میں ہے
۴۰۔	شوکت علی	گزٹڈ ٹیکس آفیسر	ٹیکسیشن	کیس ختم کر دیا گیا
۴۱۔	نور احمد	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ	کیس محکمہ انسداد رشوت ملتان کو منتقل کیا گیا
۴۲۔	بات محمد	ایس ڈی او	واپڈا	کیس عدالت میں ہے
۴۳۔	تاج محمد	گروپ آفیسر	پی۔این۔سی۔بی	کیس زیر تفتیش ہے
۴۴۔	محمد سلیم	ہیڈ ماسٹر	ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ	
۴۵۔	وکیل احمد	ایس ڈی او	واپڈا	محکمانہ کارروائی ہو رہی ہے
۴۶۔	فیض احمد	ایس ڈی او	واپڈا	کیس زیر تفتیش ہے
۴۷۔	غلام مرتضےٰ	ایس ڈی او	واپڈا	ایضاً
۴۸۔	چوہدری محمد اکرم	ایکسین	پاک پی۔ڈبلیو۔ڈی	ایضاً

ناردرن زون

نمبر شمار	نام	عہدہ	محکمہ	موجودہ پوزیشن
۴۹۔	شمیم کمال	فیلڈ اکاؤنٹنٹ	واپڈا	کیس عدالت میں ہے
۵۰۔	صادق حسین	اسسٹنٹ پروجیکٹ ڈائریکٹر	واپڈا	ایضاً

نمبر شمار	نام	عہدہ	محکمہ	موجودہ پوزیشن
۵۱۔	خوشحال	ایڈمن آفیسر	ٹی۔ آئی۔ پی ڈیپارٹمنٹ	ایضاً
۵۲۔	نذیر حسین		افغان	تین ماہ سزا ہوئی
۵۳۔	عبدالخالق	ایس ڈی او	واپڈا	کیس محکمانہ کارروائی کیلئے بھیجا گیا ہے
۵۴۔	امین جان	ایس ڈی او	ٹی اینڈ ٹی ڈیپارٹمنٹ	کیس ختم کر دیا گیا
۵۵۔	محمد صابر	ایس ڈی او	پاک پی ڈبلیو۔ ڈی	کیس عدالت میں ہے
۵۶۔	مرتضٰے خان	ایس ڈی او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۵۷۔	گلزار	ایس ڈی او	واپڈا	کیس عدالت میں ہے
۵۸۔	محمد ایوب	ایس ڈی او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۵۹۔	سلطان	ایچ۔ پی۔ ایم	پوسٹل ڈیپارٹمنٹ	کیس عدالت میں ہے
۶۰۔	محمد کامل	ایچ۔ پی۔ ایم	پوسٹل ڈیپارٹمنٹ	ایضاً
۶۱۔	نذیر الدین گل	اے۔ ای	پاک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی	کیس زیر تفتیش ہے
۶۲۔	مشتاق علی شاہ	ایس۔ ڈی۔ او	واپڈا	ایضاً
۶۳۔	سبز علی	ایس۔ ڈی۔ او	واپڈا	کیس عدالت میں بھیجا جا رہا ہے
۶۴۔	عبدالرحمٰن	ایس۔ ڈی۔ او	واپڈا	کیس زیر تفتیش ہے
۶۵۔	شوکت علی	ایس۔ ڈی۔ او	واپڈا	ایضاً
۶۶۔	فرید گل	ایس۔ ڈی۔ او	واپڈا	ایضاً
۶۷۔	کریم حسین	سب مینجر		کیس وزارت داخلہ میں ہے۔
	محمد جاوید	مینجر	سوات سرامک	ایضاً
۶۸۔	بشیر حسین	سیل مینجر		
۶۹۔	گوہر علی	ایس ڈی او	واپڈا	کیس زیر تفتیش ہے
۷۰۔	کالم خان	ایس ڈی او	واپڈا	عدالت سے بری ہوا
۷۱۔	محمد اشرف	ایس۔ ڈی۔ او	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	کیس محکمانہ کارروائی کیلئے بھیجا گیا ہے

نمبر شمار	نام	عہدہ	محکمہ	موجودہ پوزیشن
۷۲۔	محمد یونس	ایس۔ڈی۔او	واپڈا	عدالت سے بری ہوا
۷۳۔	عبدالرشید	اے۔ای	ٹی اینڈ ٹی ڈیپارٹمنٹ	کاروائی کیلیے بھیجا گیا ہے
۷۴۔	عبدالقیوم	ایس۔ڈی۔او	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	ایضاً
۷۵۔	حسن جان	ایس۔ڈی۔او	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	ایضاً
۷۶۔	رب نواز	ایس۔ڈی۔او	سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ	ایضاً
۷۷۔	عمر خان	پاپولیشن آفیسر	پاپولیشن اینڈ پلاننگ ڈیپارٹمنٹ	عدالت سے بری ہوا
۷۸۔	زین بار خان	ایس۔ڈی۔او	واپڈا	کیس ختم کر دیا گیا
۷۹۔	گل اختر	ایس۔ڈی۔او	واپڈا	کیس زیر تفتیش ہے
۸۰۔	میاں عبدالقادر	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	سٹیٹ بنک آف پاکستان	ایضاً
۸۱۔	میجر فخرالدین	ریجنل مینجر	او۔ای۔سی	کیس عدالت میں ہے
۸۲۔	انوار الحق	اے۔سی	کسٹم	کیس وزارت داخلہ میں ہے
۸۳۔	آفتاب الرحمان		انکم ٹیکس	عدالت سے بری ہوا
۸۴۔	ڈاکٹر عبدالمجید		فشریز	زیر تفتیش ہے
۸۵۔	آصف خان		امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ	کیس عدالت میں ہے
۸۶۔	حسن رضا جعفری		کسٹمز	ایضاً
۸۷۔	حمید اللہ		کنٹونمنٹ بورڈ	محکمانہ کاروائی کیلیے بھیجا گیا ہے
۸۸۔	ایم مسعود ارشیخی		کنٹونمنٹ بورڈ	ایضاً
۸۹۔	منیر		او۔ای۔سی	کیس عدالت میں ہے
۹۰۔	ایس سید الحسن		اے۔ڈی۔اے	کیس زیر تفتیش ہے
۹۱۔	ڈاکٹر شفیق الرحمن		ہیلتھ	محکمانہ کاروائی کیلیے بھیجا گیا ہے
۹۲۔	مشتاق جعفری		یو۔بی۔ایل	۹ ماہ سزا اور ۲۶۹،۰۰۰ روپے جرمانہ ہوا
۹۳۔	منظور عالم		این۔بی۔پی	ایک سال سزا اور ۳۰۰۰/- روپے جرمانہ ہوا۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	محکمہ	موجودہ پوزیشن
۹۴۔	ڈاکٹر مسعود بیگ		ہیلتھ	کیس عدالت میں ہے
۹۵۔	فضل ربی		واپڈا	ایضاً
۹۶۔	اشوک کمار		واپڈا	ایضاً
۹۷۔	نور محمد		واپڈا	ایضاً
۹۸۔	انور علی	ایکسیئن	پاک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی	کیس عدالت میں بھیجا جا رہا ہے
۹۹۔	غلام حسین	ڈی۔ آر۔ او	ڈی۔ آر۔ او	ایضاً
۱۰۰۔	عبدالکریم مغل		ڈی۔ آر۔ او	ایضاً
۱۰۱۔	جمال الحسن فاروقی		ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان	کیس عدالت میں بھیجا جا رہا ہے۔
۱۰۲۔	مسٹر نفیس الدین	اپریزر	کسٹم	ایضاً
۱۰۳۔	اختر نعیم	اے۔ سی	کسٹم	ایضاً

REPRESENTATION OF DIFFERENT PROVINCES AMONG THE STAFF OF A.P.P.

Eng. Syed Muhammad Fazal Agha: (In reply to a supplementary question):

REGARDING: *Compliance report in respect of assurance given by the honourable Minister for Information and Broadcasting in reply to supplementary to Starred Question No. 2 put by Engineer Syed Muhammad Fazal Agha, Senator on 6-1-1987.*

The Associated Press of Pakistan (APP) has been making an all-out effort to induct competent and professionally qualified hands to increase its staff.

2. The APP has recently re-appointed a journalist belonging to Balochistan to head its APP Station in Quetta. It has also recruited two more reporters/Sub-Editors belonging to Balochistan. One of them has recently resigned. His replacement is expected shortly.

3. APP's new Manager at Quetta, who belongs to Baluchistan, has already been instructed to forward applications form interested candidates hailing from Baluchistan, along with his recommendations, for appointment as APP Stringers/Correspondents at Sibi, Turbat, Chaman, Khuzdar and Dera Murad Jamali. It is hoped that with the induction of more candidates in the near future, the number of APP employees from Baluchistan will rise from 6 to 12.

4. Regarding foreign posting of APP Correspondents, these postings are made strictly on seniority-*cum*-fitness basis. Previously an APP staffer, belonging to Baluchistan, had served as its full-time Correspondent in Cairo (Egypt) for about three years.

COMPENSATION FOR THE PERSONS INJURED OR KILLED IN BOMB BLASTS DURING 1-1-1985 TO 30-6-1987.

Qazi Abdul Latif: Will the Minister for Interior state whether it has been decided to give compensation to the people of settled area as has been promised to the Qubail of un-settled area that their dead and injured will be paid the compensation?

Minister for Interior: "Sir, this is under consideration and I assure Qazi Sahib that proper justice will be done to all:—

(i) The compensation to the affectees of bomb blasts in settled area is paid according to the rates in vogue in FATA.

(ii) Amount of compensation paid to the heirs of the deceased up to 16-7-1987 is Rs. 10,20,000.

(iii) Compensation paid to the injured is Rs. 14,95,000.

EXTENSION IN SERVICE TO GOVERNMENT SERVANTS

Syed Abbas Shah: (In reply to a supplementary question).

"Sir, we are determined that extension should be given in the least minimum possible cases and even those that we have inherited we will, Insha Allah, not give further extensions as far as possible to those people whose extension periods expire".

2. According to the present policy of the Government re-employment is allowed only in rare cases, keeping in view the experience and expertise of the Government servants. The assurance given by the Minister Incharge of the Establishment Division is being complied with while examining the cases of re-employment. The extension and re-employment to the Government servants are being allowed in the minimum possible cases. Only 15 officers in BPS-20 and above has been re-employed or their re-employment extended during 1987 in the Federal Government (1-1-1987 to 24-8-1987). A list of such officers is enclosed at Annex-I.

3. The above facts clearly indicate that Establishment Division is fully implementing the assurance given by the honourable Minister.

Annexure-I

RE-EMPLOYMENT DURING 1-1-1987 TO 24-8-1987

S.No.	Name and designation	Date of superannuation	Date of re-employment	Remarks
1	2	3	4	5
	BPS-22			
1.	Mr. Mohammad Aslam Hayat, Director, Intelligence Bureau.	1-1-1987	2 years From 1-1-1987 To 31-12-1988	To make use of his experience.
2.	Mr. Nek Mohammad Qureshi, Executive Director, Asian Development Bank, Manila, Philippines.	11-2-1985	2 years From 11-2-1985 To 10-2-1987 Extended from 11-2-1987 to 30-6-1987 Further extended From 1-7-1987 To 30-6-1988	The President of the Philippines had written to the Prime Minister of Pakistan that her Government would be much obliged if Mr. N.M. Qureshi's stay at Asian Development Bank was extended for another term of two years. The Prime Minister has been pleased to grant one year extension.
3.	Mr. Abid Hussain, Chairman, Cotton Export Corporation of Pakistan (under suspension *w.e.f.* 14-12-1986).	12-3-1985	2 years From 12-3-1985 To 11-3-1987 Extended for 6 months From 11-3-1987 To 10-9-1987	To complete disciplinary proceedings against him.
4.	Mr. Mukhtar Masud, Principal, Pakistan Administrative Staff College, Lahore.	2-6-1987	One year From 9-7-1987 To 8-7-1987	To make use of his experience.

1	2	3	4	5
5.	Mr. I. A. Imtiazi, Chairman, C.B.R.	25-8-1987	2 years From 25-8-1987 To 24-8-1989	To make use of his experience.
6.	Maj. Gen. (Retd.), M.F. Shah, Inspector General, Development Projects, Govt. of Baluchistan, Quetta.	11-12-1988	Extension for one year *w.e.f.* 11-12-1987 to 10-12-1988.	Due to his experience of Development Projects in Baluchistan.
	BPS–21			
7.	Mr. Maqbool Ahmad Bhatti, Principal Staff Officer, President Sectt. (Public).	19-11-1985	One year From 7-04-1987 To 6-04-1988	To make use of his experience (formerly an officer of Foreign Service).
8.	Mr. Mohammad Akram Khan, Additional Secretary, Ministry of Water and Power.	2-1-1986	One year From 2-01-1986 To 1-01-1987 Extended for 1 year From 2-01-1987 To 1-01-1988.	To make use of his experience.
9.	Mr. Waheedudin Ahmed, Director General (B–21), Geological Survey of Pakistan.	30-4-1987	One year From 1-5-1987	Due to his experience in the field.
10.	Mir Mohammad Ali, Draftsman, Justice Division.	2-7-1986	Two year From 7-7-1987 To 6-7-1989	Justice Division was facing difficulty to find another person of his experience and aptitude

1	2	3	4	5
	BPS–20			
11.	Mr. Mohammad Isa, Joint Director, Intelligence Bureau.	25-12-1986	One year From 5-01-1987 To 4-01-1988	To make use of his experience.
12.	Mr. Fashiuddin, Secretary, Cotton Export Corporation of Pakistan.	14-7-1987	One year From 14-7-1987 To 13-7-1988	
13.	Mr. Shamsuddin Ahmed, OSD/Joint Secretary, Establishment Division.	1-3-1983	Two years From 1-3-1987	Due to his sacrifices for the cause of Pakistan.
14.	Dr. S. M. Yusuf, Professor of Pharmacology, Army Medical College, Rawalpindi.	7-1-1979	Two year From June 1987 To June 1989	Due to his teaching experience in medicine.
15.	Dr. Abdul Hafeez Akhtar, Consultant Physician, Medicine, PIMS, Islamabad.	15-9-1987	One year From 15-9-1987 To 14-9-1988	Due to his long experience in the field of medicine.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : مولانا کوثر نیازی صاحب بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں اس لئے اُنہوں نے ایوان سے ۲۱ ستمبر ۱۹۸۷ء سے اپنی واپسی تک رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب میجر جنرل (ریٹائرڈ) شیر دل خان نیازی وزیراعظم کے ہمراہ امریکہ کے دورے پر تشریف لے گئے ہیں ۔ اسلئے انہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کیلئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : میر نبی بخش زہری اپنے علاج کے سلسلے میں بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں ۔ اس لئے اُنہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب احمد میاں سومرو صاحب نے ایک ضروری کام کی بنا پر ایوان سے ۲۲ ستمبر تا ۲۴ ستمبر ۱۹۸۷ء کی رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : چوہدری رحیم داد اپنے طبی معائنے کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب احسان الحق پراچہ اپنے کاروباری دورے پہ بیرون ملک تشریف لیجارہے ہیں ۔ اس لئے اُنہوں نے ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین : جناب غلام فاروق صاحب نے ایوان سے ۲۳ ستمبر تک رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب اکرم سلطان صاحب نے چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے ۲۱ تا ۲۶ ستمبر رخصت کی درخواست کی ہے کیا آپ منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب سلیم سیف اللہ صاحب کینیڈا تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے یکم تا ۱۰ اکتوبر رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: یہ وزیر خارجہ کی اطلاع آئی ہے کہ وہ چونکہ جنرل اسمبلی کے ۴۲ ویں اجلاس میں شرکت کریں گے اس لئے یہ ممکن نہیں ہوگا کہ وہ سینیٹ کے اجلاس میں شرکت کر سکیں۔ یہ اطلاعاً عرض ہے۔

PRIVILEGE MOTIONS

Mr. Chairman: Privilege Motions. The first one stands in the name of Qazi Abdul Latif Sahib and pertains to the alleged incorrect and contradictory information given by the Interior Minister on the floor of the House in reply to questions asked on two different occasions. Yes Qazi Abdul Latif Sahib.

(i) *Re:* INCORRECT REPLY GIVEN BY THE INTERIOR MINISTER

قاضی عبداللطیف: جناب چیئرمین! میں تحریک پیش کرتا ہوں۔ ۲۲ جنوری ۱۹۸۷ء کا سوال نمبر ۲ منتقل ہو کر ۲۳ اپریل ۱۹۸۷ء سوال نمبر ۵ بن آیا۔ جبکہ دونوں جوابات میں بہت بڑا اور کھلا تضاد ہے۔ ۲۲ جنوری کے سوال نمبر ۴ کے جواب میں دھماکوں کی تعداد ۴۵۳ اور ہلاک شدگان کی تعداد ۲۹۵ جبکہ زخمیوں کی تعداد ۸۶۰ بتائی گئی تھی جبکہ ۲۳ اپریل ۱۹۸۷ء کو بعینہٖ اسی کے جواب میں دھماکوں کی کل تعداد ۸۲ ہلاک شدگان کی تعداد ۴۴ اور زخمیوں کی ۲۴۸ بتائی گئی ہے۔

جناب والا! ۲۲ جنوری سے التوا کی وجہ سے جواب کی شقات (ا ب) (ج) اور (د) میں عدم تفاوت ہے جبکہ پہلے حصہ میں کوئی ابہام نہیں تھا۔ لیکن ۲۳ اپریل کے جواب سے معلوم ہوا کہ حکومت محض فرضی جوابات بنا کر ایوان کو دیدہ و دانستہ اندھیرے میں رکھنا چاہتی ہے جس سے میرا

[Kazi Abdul Latif]

اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ مہربانی فرما کر اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes. Sir.

جناب چیئرمین : آپ اگر مزید تشریح کرنا چاہیں تو کر لیں یا یہ کافی ہے یہ جو کچھ آپ نے ارشاد فرمایا۔

قاضی عبداللطیف : میرے خیال میں، اس میں سب کچھ عرض کر دیا ہے سوال یہ ہے کہ اس میں جو دھماکوں کی تعداد ہے آج بھی کوثر نیازی کا سوال اس سلسلے میں آیا ہے وہ اس سے مختلف ہے اور اس سے پہلے ہمیں یہ جواب دیا گیا تھا کہ اس کی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں پھر اس کے بعد ۳۰ اپریل کے اندر جو جواب آیا ہے اس میں ہم نے یہ پوچھا تھا کہ جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں اور جن کو سزائیں دی گئی ہیں۔ ان سزا یافتہ افراد کے نام، پتے اور ڈومیسائل کیا ہیں۔ جو کہ پاکستانی ہیں۔ تو اس میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ اتنے آدمی گرفتار ہوئے ہیں اور اتنے آدمیوں کو سزا دی گئی ہے۔ سزا کی تفصیل بھی نہیں بتلائی گئی، ان کے ناموں کی بھی تفصیل نہیں بتلائی گئی جبکہ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ کون لوگ کروا رہے ہیں اور کس گروہ سے ان کا تعلق ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ حکومت دیدہ دانستہ انکو چھپا رہی ہے جسکی وجہ سے آج دھماکے زیادہ سے زیادہ بڑھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جناب نادر پرویز صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان : جناب! میں معزز سینیٹر صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنا چاہتی کہ جس سے ان کا استحقاق مجروح ہو۔ ہمارے پاس نام بھی ہیں جن لوگوں کو سزا ہو چکی ہے جو under investigation ہیں جن کا trial ہو رہا ہے اور مزید جو سینیٹر صاحب چاہیں گے ان کی خدمت میں وہ انفارمیشن پہنچا دی جائے گی۔ جہاں تک ان کی اس پریویلج موشن کا تعلق ہے۔

We lawfully regret that there is definitely a difference in the answers given on 22nd of January, 1987 and 23rd of April, 1987. That was based on the information which we get from the provinces and fresh information is tabulated in the Ministry and then the answer is given here. At certain times, Sir, we get some sort of mis-information from the provinces. When it was tallied in the Ministry it was discovered that there was a difference but at that time it was too late to retrace the steps as the information was already submitted to the Senate and the answer which was placed on the Table of the House was not correct. We deeply regret that, Sir, and I assure the honourable Member that an inquiry has been ordered and those people found responsible for giving wrong reply to the Senate will be taken to task. In future, I assure you, Sir, this would not happen again.

جناب چیئرمین: جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد: ہم ممنون ہیں کہ وزیر موصوف نے بہت صاف دلی کے ساتھ situation
ہمارے سامنے رکھی ہے لیکن دو سوال اس سے پیدا ہوتے ہیں جس کے بارے میں ان کو آئندہ توجہ
دینی چاہیئے۔ پہلی بات یہ ہے جو miss-information صوبوں سے آئیں ان کا بھی کوئی
نہ کوئی احتساب ہونا چاہیئے تاکہ اگر miss-information آتی ہے تو اس پہ گرفت رہے
نمبر دو یہ کہ جب بھی آپ کے پاس correct information آجائے تو اس بات کا انتظار
کئے بغیر کہ کوئی تحریک استحقاق اٹھائی جائے ہاؤس کے سامنے اسے لے آنا چاہیئے۔

That now we have corrected and this is the correct position. I think that can resolve the issue.

جناب چیئرمین: جناب قاضی لطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میں وزیر موصوف کا ممنون ہوں کہ انہوں نے بڑی وضاحت سے
فرمایا ہے کہ ہم اس سلسلے میں تحقیقات کر رہے ہیں لیکن اتنی میں گزارش کروں گا کہ جو لوگ اس سلسلے
میں غفلت کا شکار پائے جائیں۔ چاہیئے کہ ان سے باز پرس کی جائے اور ان کو واقعتاً سزا دی جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ یہ سوال بار بار اٹھ رہا ہے اور یہ جو اگلی موشن ہے وہ بھی اسی نوعیت کی ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ اس پر ایک دفعہ پھر پرانی رولنگز دہرائی جائیں اور اگر اس میں کوئی ترمیم ہے یا جو کچھ میرا ارادہ ہے وہ میں آپ کو بتا دوں تو اس کی لائٹ میں آپ جو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں پھر کر لیں۔

I have ruled on a number of occasions while deciding similar motions raising identical questions, and by now it is well settled that an incorrect statement made by a Minister does not *ipso facto* constitute a breach of any parliamentary privilege unless it can be established that the statement was a deliberate lie and the Minister had made it *mala fide* in order to mislead the House. This view is however—and this is important and this is how I want to change the previous ruling—based on the assumption that before making a statement or communicating any information to the House a genuine and earnest attempt would have been made to verify and ensure the correctness of the information. The very wide disparity in the two answers furnished by the Interior Division tends to give rise to a strong presumption that the information in reply to the question of the mover on two different occasions had not been furnished with due care and after proper scrutiny affording a basis for the belief that the Division had not acted *bona fide* or taking a more generous view that it had dealt with the question in a rather perfunctory, cavalier fashion and had not applied its mind to the information that it was conveying to the House. Whether it was a *bona fide* mistake and there was no intention on the part of the Division to mislead the House is a question of fact and it can not be determined without going into the question at greater length. In my view, therefore, the question sought to be raised appears *prima facie* to have substance in it and the motion to that extent would have been considered in order.

Now, I had proposed that it was now for the House to decide whether it would like to consider the question further or wish to refer it to for a report by the Committee on the Rules of Procedure. And I had myself thought of the alternative which Minister, Raja Nadir Pervaiz Khan has given a simpler alternative provided we approve of it and provided it is acceptable to the honourable mover of the motion as well. It will be for the Minister concerned to accept the mistake and he has already regretted actually that it was a mistake. And I do not think we would be justified in attributing *mala fides* to the Minister himself.

Despite the fact that in ultimate analysis he is responsible for the working of the Division but apart from the regret he has also to assure the House that he would look into the matter as he has promised that he would personally take to task the official at fault and inform the House in due course of the action taken by him. I think this would apply in future to incorrect answers given on the floor of the House or any other information or statement by a Minister. This would be the criterian by which I would like to judge all motions of this type. So, Kazi Sahib in the light of

جو کچھ منسٹر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے، اس پر اور کسی کارروائی کی ضرورت نظر نہیں آتی۔

قاضی عبداللطیف: میرے خیال میں وزیر صاحب کے لئے بھی یہ بہتر ہوگا کہ اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ اس لئے کہ ہمارا اعتراض وزیر صاحب پر نہیں ہے۔ جو اطلاعات فراہم کرنے والے ہیں انہی پر یہ الزام ہے اور اگر اسے استحقاق کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے کہ وہ تحقیقات کرے اور دریافت کرے کہ یہ کیوں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں وہ آپ کو رپورٹ پیش کر دیں گے اور پھر اس سے اگر آپ کی تسلی نہیں ہوتی تو پھر دوبارہ یہ کوئسچن اٹھایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس میں میں نے یہی عرض کیا ہے کہ وزیر صاحب اپنی انکوائری کر لیں کہ کون اس کے ذمہ دار ہیں اور ان کو کیا سزا وہ دینا چاہتے ہیں۔ اس کی رپورٹ اسی ہاؤس میں دوبارہ آ جائے۔

قاضی عبداللطیف: اگر وزیر صاحب یہ یقین دہانی فرماتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

Mr. Chairman: Thanks. Next motion No. 3 by Syed Mazhar Ali.

(ii) *Re:* INCORRECT REPLY GIVEN BY THE MINISTER OF INTERIOR IN THE HOUSE ON 27-7-87

Syed Mazhar Ali: Sir, I beg to move that the privilege of the House has been violated by the fact that the honourable Minister for Interior gave incorrect answer to my Unstarred Question No. 1 tabled in the Senate on 27th July, 1987. My question was in connection with the 'measures being taken by the Government to control and check the

[Syed Mazhar Ali]

menace of uncensored video cassette films which are freely available in the market', for which the reply by the honourable Minister was that "it is a provincial matter".

The answer given by the Minister is incorrect as the censoring of films as well as control of smuggling are both Federal subjects. In view of the fact that an incorrect answer was given to the House by the Minister of Interior, I, therefore, move that due to this breach of privilege of the House, the House should take necessary action to redress the situation and prevent recurrence of similar violation in future.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes Sir.

جناب چیئرمین : جناب مظہر علی صاحب کیا آپ تشریح کرنا چاہیں گے - میرے خیال میں موشن
تو صاف ہے - اس پر اور تشریح کی تو ضرورت نہیں ہے - وقت بچ جائے گا - جناب نادر پرویز صاحب -

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, basically it relates to different Ministries and Divisions *i.e.,* the Ministry of Information and Broadcasting, Central Board of Revenue, Sports and Cultural Division. They did not accept the starred question. Basically the censoring of the video movies does not come under the Ministry of Interior Sir. It comes under different Divisions and different Ministries. The agencies concerned with anti-smuggling are deployed on the borders of Sind and Punjab and have nothing to do with the uncensored video films which are readily and freely available in the market. In fact the Provincial Excise Department, local police are responsible for ensuring these measures to check the illegal trade of the video films which is freely going on all over the country. These agencies are under the Provincial Government Sir, therefore, the reply to the question was that the subject matter concerned the Provincial Government basically. It is also correct Sir, that censoring of the films is a Federal subject and all the laws made in this connection are totally silent on the regulation, sales and exhibition of the video cassettes. The Sports and Culture Division are, however, examining a scheme for the regulation of the video trade which is going on in the country and necessary

instructions would be issued by the Government Sir, whenever a decision has been taken.

I would beg to oppose the motion Sir. This does not concern the Ministry of Interior Sir.

Mr. Chairman: Well. Since you have taken over the Ministry or the portfolio rather recently, I would like to give you the background of this case. The question asked was 'will the Minister for Interior be pleased to state the measures taken by the Government to control and check the menace of uncensored video cassette films which are freely available in the market'. The Interior Minister at that time had raised no objection to the question but there was a simple laconic reply, 'it is a provincial matter'. Which again means like I had commented on the previous motion that anybody in a responsible position had not applied his mind to the question and the answer which was being returned to that question. The import of films and cassettes it may not be the job of the Interior Minister but it is not a provincial matter. The censor of films or cassettes again it may not be the job of Interior Minister or Ministry but it certainly is the responsibility of the Federal Government and if you like I can quote chapter and verse under what enactments this becomes Federal subject. If you would refer to under item No. 27 of the Federal List 'import and export across customs frontiers' is a federal subject. Then, under Section 15 of the Customs Act goods not specified therein can not be brought into the country and so on so forth.

So, I think this was again one of those answers where people have not applied their minds to it and my suggestion again would be that please look into it. Assure the House that if somebody has given again a very perfunctory, flippant and cavalier reply, he should be taken to task for it. We are not blaming the Minister. The Ministers, many of them, have to repeat whatever information is fed to them. Although this was a case in which probably the Minister could also have done better. But still that is not the point. We don't attribute any motives. But a question when it goes to a Division, we expect the Division to apply its mind to it and to give a correct answer. So, I think if it is acceptable to the House we would apply the same remedy as we

[Mr. Chairman]

had done in the previous case, provided you assure the House that you would look into it and take those who are responsible for it to task.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Right Sir.

Mr. Chairman: Thank you. I think, one unless it is going to be lengthy we can take one more before I would leave. Mr. Javed Jabbar, I think, the next two are in your name.

Mr. Javed Jabbar: Sir, I prefer to take obviously one and I can only raise one motion of privilege and I want to move the motion concerning the calling of the Senate Session rather than the one on US aid.

Mr. Chairman: All right. Then please hurry up.

(iii) *Re:* UNANNOUNCED POSTPONEMENT OF THE SESSION OF THE SENATE SCHEDULED TO COMMENCE ON 25-8-1987

Mr. Javed Jabbar: Sir, I ask for leave to move that the privilege of this House has been breached by the unannounced and unspecified postponement of the session of the Senate originally scheduled to commence on 25th of August approximately simultaneously with the commencement of the session of the National Assembly. Whereas the National Assembly has been called into session on the 7th of September that is the day on which this motion was given. No announcement regarding the commencement of the next session of the Senate has been made even though it was indicated on the floor of the House during its session in July, 1987 that the specified schedule of approximate dates would be observed.

While adjustment in the dates of a scheduled session due to unavoidable factors is valid and understandable, this latest instance of impropriety in announcing dates of the Senate session is symptomatic of the attitude of the present Government towards the upper House of Parliament whereby even the minimal courtesy of informing Members of the postponement of dates beyond 25th of August for instance is not done and matters affecting the Federation of Pakistan of which the

Senate is the legislative expression requiring urgent debates are indefinitely postponed beyond scheduled dates.

I move that this breach of the privilege be discussed in the House.

Mr. Chairman: I think, Mr. Javed Jabbar, you have explained it enough.

Mr. Javed Jabbar: These things are exceptionally relevant for the Senate Sir. Everyday, every week, the crisis intensifies. It requires our constant monitoring. I think, the attitude reflected in this action is very disregarding of the individual dignity and schedule of work of the Members of the Senate and I would expect that the Government should not have treated the Senate in this cavalier fashion and I think, Sir, that this is something on which I don't need to make so much of an argument. It is something that I wish the Chair himself or the Chair itself would like to make a pronouncement because a postponement of this nature represents an attempt to impede the Senate from fulfilling its function which is to take immediate or prompt notice of events as scheduled.

Mr. Chairman: That would be taking a little too far.

Mr. Javed Jabbar: Therefore, Sir, any act that impedes the fulfilling of the functions of the House is a breach of privilege.

Mr. Chairman: Jenab Wasim Sajjad Sahib.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I would like to draw the attention....

Mr. Chairman: I think, we might hear Prof. Khurshid also before you reply.

Mr. Wasim Sajjad: Sir, I have to go also and may be....

Mr. Chairman: I have also to go.

Mr. Wasim Sajjad: So, we can take it up later.

Prof. Khurshid Ahmed: We all have to go. Mr. Minister, we all have to go. Don't worry about that.

Mr. Chairman: I think, we can finish it in another 56 minutes time. Please Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! ہم جناب جاوید جبار صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اس مسئلے کو اس انداز میں اٹھایا، یہ مسئلہ میرے سامنے بھی تھا اور میں اس کو پوائنٹ آف آرڈر میں لینا چاہتا تھا، دراصل حکومت کو اس معاملے میں اپنا ذہن صاف کر لینا چاہیئے کہ جہاں وہ جمہوریت کی بحالی اور جمہوری اداروں کو تقویت دینے کے انتظام کے بارے میں مختلف دعوے کر رہی ہے اس کا اگر کوئی ثبوت ہو سکتا ہے تو اس میں بڑا اہم یہ ہے کہ کتنے وقت تک سینیٹ اور نیشنل اسمبلی ملتے ہیں اور سنجیدگی کے ساتھ ملک کے مسائل پہ اپنا وقت صرف کرتے ہیں، بڑے مطالبات کے بعد یہ بات طے ہوئی تھی کہ سال بھر کا شیڈول دیا جائے گا اور سال بھر کا شیڈول دینے کے معنی یہ تھے کہ اب سینیٹرز اپنا سال بھر کا پلان کر سکتے ہیں، ملک میں اپنا پروگرام، حلقہ نیابت کا پروگرام، ملک کے باہر پروگرام، ترتیب دے سکتے ہیں، یہی اس کا اصل مقصد ہوتا ہے لیکن ڈیڑھ سال کے مطالبے کے بعد جب پہلی مرتبہ شیڈول دیا گیا تو پہلے اجلاس کے لئے بھی اس کا پاس نہ کیا گیا، اب جو سینیٹ کو بلایا گیا ہے تو اکیس دن کا پروگرام ہمارے پاس آیا ہے اور ان اکیس دنوں میں بھی صرف ۹ دن سینیٹ مل رہی ہے، باقی تمام دن چھٹیاں ہیں۔ جمہوریت، اس ادارے، اس کے وقار اور اس نظام کی جو وقعت پورے ملک کی نگاہ میں اور ملک کے باہر قائم ہونے والی ہے، ہم خود دراصل اس کو مجروح کر رہے ہیں، سینیٹ کے سامنے کام بے پناہ ہے۔ آپ کے پاس پانچ پرائیویٹ بل تقریباً ایک سال سے چل رہے ہیں جن پر ہم فیصلہ نہیں کر پائے ہیں، سینیٹ کی فنانس کمیٹی نے ٹیکسیشن کے بارے میں ایک رپورٹ دی ہے، نیشنل ٹیکسیشن کمیشن کی رپورٹ سینیٹ کے فلور پہ رکھی جا چکی ہے، ہمیں ان تمام موضوعات پر بحث کرنی ہے گفتگو کرنی ہے، کئی موشنز اس سے پہلے منظور ہوئی ہیں جن پر کہ ہمیں بحث کرنی ہے تو ہمارے پاس کرنے کا کام بہت ہے بشرطیکہ حکومت تعاون کرے اور اس ادارے کو اہمیت دے اور اس کے وقار کے مطابق پروگرام بنائے، اس پہلو سے میں سمجھتا

ہوں کہ جو بات جناب جاوید جبار صاحب نے کہی ہے وہ بالکل درست ہے اور حکومت کو اپنا رویہ بدلنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: شکریہ! جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad: Sir, before I refer to the legal provisions in this context I would like to assure this House and the honourable Members that the Government has the highest regard for the Senate and we cannot even dream of showing disregard or disrespect either to the Chair or to the honourable Members or to this august House. This august House is a constitutional organ, the Upper House of the Parliament and the status accorded to it under the Constitution and the law and also the respect that the people of Pakistan and the Government has for it is something which is beyond any doubt or dispute. The question here is, Mr. Chairman, as to whether by calling the session at a particular date or by postponing it to a particular date the breach of the privilege of a Member has occurred. I would like to draw the attention of the honourable Members to Article 54 of the Constitution which confers the power to summon the House on the President of Pakistan and it says:

> "The President may, from time to time, summon either House or both House or Majlis-e-Shoora (Parliament) in joint sitting to meet at such time and place as he thinks fit and may also prorogue the same."

There is a qualification to this power and that is that there should be at least three sessions of the Senate in each year and not more than 120 days should elapse between one session and the other session and the Senate must meet for 90 days in a year. This is Sir, by virtue of Article 61 of the Constitution. Therefore, Sir, the power to summon is a power conferred on the President. This power, he may exercise from time to time whenever he deems fit. He may prorogue it when he deems fit and he may summon the House when he deems fit. If in summoning the House, he does not fulfil the constitutional requirements of 90 days or if in summoning the House more than 120 days period elapses, there would be a constitutional violation. But if the President wishes to

[Mr. Wasim Sajjad]

summon the House on a particular date as he deems fit in his own discretion there would be no breach of privilege of this House.

Sir, I had given a tentative calendar of sittings, very clearly it was mentioned in that, that it was a provisional, tentative calendar and we had every intention of summoning the Senate on the dates specified. However, because of certain anxiety expressed about the *Muharram* days it was felt that the Members should remain in their areas so that no untoward incident takes place and that is why the summoning of the Senate was postponed. There was no *mala fide* intention involved in this. It was purely because of certain reasons, certain situations, otherwise Sir, we just as we are meeting today we could have met on the 25th of August or for that matter on the 20th of August. No purpose is to be served, no advantage is to be gained by any person. Infact, Sir, whenever the Senate is not in session most of us miss the Senate. The pleasant atmosphere of the Senate, we meet our friends, our Members. There are so many important issues which are discussed. So, everybody wants the Senate to meet but certain situations happen, certain things occur and therefore, it is necessary not to call the Senate at that particular date and to call it at another date.

I would Sir, draw your attention to page 148 of Kaul's book where it says:

> "A summon already issued may be cancelled and a fresh one issued to Members on account of change in the date of the commencement of the session."

There are examples where after the President had issued a formal order summoning the Lok Sabha, he then cancelled that order for certain reasons. We don't know as to why that was found fit and proper. Here nothing was done in that context. No summons were issued. It was a tentative calendar which I very clearly specified was a tentative calendar. Sir, this tentative calendar was issued in response to your directions otherwise Sir, It was precisely for this reason that we were avoiding issuing a provisional calendar because we realised that sometimes changes have to be made.

I would like to assure the Members of this House that the calendar which we have issued, we would like to stick to that and as far as possible we will try and comply with that. But if certain contingencies arise, certain situations happen which we cannot foresee at this stage certain compulsions which we cannot foresee at this stage, changes are necessary, the changes will have to be made and the President will accordingly summon the Senate in accordance with the Constitutional power as and when he deems fit.

Thank you, Sir.

Mr. Chairman: Thank you very much.

جناب قاضی عبداللطیف: جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے ایک گزارش کروں گا، ہمارے محترم وزیر قانون صاحب نے جو کچھ فرمایا اس میں انہوں نے دستور کا حوالہ دیا کہ ہم دستور پر عملدرآمد کر رہے ہیں اور اسی کے مطابق ایام کا تعین کیا ہے لیکن یہ کہ کونسی تاریخ کو اجلاس ہو، اس کے اندر میرا خیال ہے کہ پروفیسر صاحب کے اعتراض کا جواب نہیں آتا کہ کام کو مرتب کرنے اور منظم کرنے کے لئے اور وقت کو بچانے کے لئے جو طریق کار ہونا چاہیئے وہ اختیار نہیں کیا گیا دستور کے تحت یہ صحیح ہے کہ ۹۰ دن ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ حکومت اس کے ساتھ بنی اسرائیل والے معاملے جیسا معاملہ کر رہی ہے کہ ان کو سینچر کے دن شکار سے روکا گیا تھا تو وہ سینچر کے دن ساری مچھلیوں کو اکٹھا کر دیتے تھے اور پھر کہتے تھے کہ ہم نے شکار نہیں کیا۔ آپ نے دو دن، تین دن، اجلاس کی چھٹیاں کر دی ہیں، وہ کام کے دن اس سے ضائع ہو گئے ہیں اب اس تھوڑے سے وقت میں آپکا کام کیسے چلے گا اور سارے کا سارا کام کیسے ختم ہوگا کہ جس طریقے سے آپ کے سامنے اسلامی نظریاتی کونسل کی ساری رپورٹیں ہیں، اب دو سال گزرنے والے ہیں ایک مرتبہ ان کو یہاں پیش کیا گیا ہے اب وہ التوا میں پڑی ہوئی ہیں اب ان کو کب لایا جائے گا اور کیسے لایا جائے گا اور ان کو کیسے سرانجام دیا جائے گا بہرحال میں گزارش کروں گا کہ اس میں استحقاق ان کا ضرور بنتا ہے کہ طریق کار اگر ایسا متعین کیا جائے کہ جس سے وقت کا تعین ہو تو وقت کی بچت ہوگی ممبروں کے لئے بھی اور حکومت کے لئے بھی جناب چیئرمین! شکریہ۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman Sir, may I mention just one short point.

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I know you are pressed for time, I just want to say that if there is to be a change even in tentative dates at least the Members should be informed either through the Senate Secretariat or by the Ministry.

Mr. Chairman: I have considered this question in the light of what had happened previously and I agree for a greater part of what the Minister has said. The schedule of sittings of the Senate for the on-going parliamentary year was circulated by the Parliamentary Affairs Division at my request and at the request of this honourable House but it had been made very clear that it was provisional, it was tantative and in fact the Minister had expressed—I don't remember whether privately or publicly in the House itself and to me at least–that he is afraid that once he gives a schedule, the House would then insist of holding him on to follow that schedule whether it was possible for him or not. Regardless of that this was the fear that he had expressed at that time. So, to that extent I think he is entitled to modify if the circumstances so require but then there are other issues on which I will have to comment.

The power to summon and prorogue the session, as the Minister has said, vests in the President but I think he is not correct in saying that the President can act in his discretion. This is a matter in which the President has to act on advice and the advice has to be given by the Government itself and nobody else. Now, the mere fact that some change in the schedule of the Senate sitting has occurred contrary to the programme already circulated by the Parliamentary Affairs Division, by the references and whatever argument the Minister has advanced would not by itself constitute a breach of any parliamentary privilege of any Member or of the House. However, it is not reasonable and it causes a great deal of unavoidable inconvenience to Members and hampers, if I may add, the smooth working of the House itself if a schedule of sitting announced by the Government for the year is

changed without any compelling reasons. Now, in this case the Minister has referred to certain compelling reasons with which you may agree or may not agree but I think *prima facie* they are valid but without notifying the Members in advance in that sense the unannounced and unspecified postponement of the session of the Senate as originally announced may amount to what Javed Jabbar Sahib said 'impropriety' or taking the worst view I would say an act of discourtesy to the Members but considering the constitutional provision that the summoning and proroguing of the session of the Senate is the jurisdiction or the prerogative of the President acting on advice does not amount to a breach of privilege. So, in that sense it will have to be ruled out.

I am sorry I will have to excuse myself we have another engagement. The sitting can continue, the Deputy Chairman will take the Chair in my absence. Thank you.

[At this stage Mr. Chairman vacated the Chair and the Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan) occupied it].

Mr. Deputy Chairman: Maulana Sami-ul-Haq Sahib Privilege Motion No. 10.

(iv) *Re:* ARREST OF A PAKISTANI CIVIL JUDGE AT HEATHROW AIRPORT, LONDON ON THE CHARGE OF SMUGGLING HERION

مولانا سمیع الحق: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - جناب چیئرمین صاحب! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ سینیٹ کا حالیہ اجلاس ایک ایسے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ملتوی کیا جائے جس سے پوری پاکستانی قوم کا سر شرم سے جھک گیا ہے اور جس سے پارلیمنٹ کے معزز ارکان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے۔ کیونکہ اس واقعہ نے پورے ملک کے وقار اور عدلیہ کی عظمت کو مجروح کر کے تمام اراکین پارلیمنٹ کو شدید صدمہ پہنچایا ہے۔ روزنامہ نوائے وقت ۲۶ اگست ۱۹۸۷ء رقمطراز ہے کہ ایک برطانوی مجسٹریٹ نے پاکستانی جج سید محمد اقبال جعفری کو جو لاہور کے درجہ اوّل کے جج ہیں ایک ہفتے کے لئے حوالات بھیج دیا ہے۔ ۲۳ اگست کو ہیتھرو ایئرپورٹ پہنچنے پر اقبال جعفری کے دو سوٹ کیسوں سے اڑھائی لاکھ پونڈ مالیت کی ہیروئن برآمد ہوئی تھی۔ ہیروئن سوٹ کیس کے پیندوں میں چھپائی گئی تھی۔

[Maulana Sami-ul-Haq]

جناب چیئرمین ! منشیات کی سمگلنگ میں پاکستان کی اس حد تک بدنامی ہوئی ہے کہ پارلیمنٹ کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور یہ معاملہ تو ملک کی باوقار عدلیہ کی عظمت پر ایک افسوسناک دھبہ ہے اس لیے اس پر غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین ! اقبال خان صاحب میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے ابھی میں نے تحریک شروع نہیں کی تو انہوں نے کہا کہ میں جانتا ہوں مجھے کچھ دال میں کالا کالا لگ رہا ہے ان کا بھی کچھ حصہ ہوگا آخر وکیل ہیں۔ پہلے میں یہ گزارش کر رہا ہوں ..... کہ یہ ایک جزوی واقعہ ہے لیکن اس نے پوری قوم کی ایک بھیانک تصویر دنیا کے سامنے رکھ دی ہے۔ منشیات بدقسمتی سے پوری قوم کا نشان بن چکا ہے اور اس روگ نے قوم کے ہزاروں نونہالوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور گھر گھر یہ وبا پھیل گئی ہے۔ پولیس سے یہ مسئلہ حل نہیں ہو رہا بلکہ وہ اس کی سرپرستی کر رہی ہے۔ باقاعدہ گھر گھر جا کر صبح اپنے وظیفے لے لیتی ہے۔ ہمارے جو ایئرپورٹ ہیں وہاں سے گزر کر یہ چیزیں کیسے چلی جاتی ہیں عام ان پڑھ اور جاہل قسم کے لوگ تو بہر حال بدنام تھے لیکن ملک کی معزز عدلیہ کا ایک معزز فرد اور جج اس جرم میں پکڑا جائے تو ہم دنیا کے سامنے کیسے سر اٹھا سکیں گے اس معاملے کو ایک جزوی واقعہ نہ سمجھیں۔ اس کو پورے ملک، پارلیمنٹ اور عدلیہ کا مسئلہ بنا کر سوچیں اس کا کیا تدارک کیا جا سکتا ہے اور اس مسئلے پر حکومت کیا قدم اٹھاتی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> : آپ اس پر کچھ کہیں گے۔ جناب خانصاحب۔

<u>جناب اقبال احمد خان</u> : جناب والا ! یہ انٹیریر ڈویژن کا سبجیکٹ ہے میں نے تو صرف اس لیے آپ کی توجہ مبذول کرائی تھی کہ ایک مجرم پکڑا گیا اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا اور حکومت پاکستان کے ملازم کی حیثیت سے اس کو سسپنڈ کر دیا گیا مقدمہ اس کا چل رہا ہے۔ مولانا صاحب کو اس کی کیا فکر ہوگئی کہ ان کا پریویلیج بریچ ہوگیا یا اس ہاؤس کا۔ کیا ان کے ساتھ ان کی کوئی پارٹنرشپ تھی جو یہ سمجھیں کہ وہ گرفتار ہوگیا اور بعد میں ان کا نام آجائے گا یہ پریویلیج بنتا ہی نہیں تھا میں اس لئے عرض کرنے لگا تھا کہ خوامخواہ اس معزز ایوان کا وقت ضائع فرما رہے ہیں کچھ معقول بات کرنی چاہیئے۔ ورنہ اس قسم کی تحریکیں جب قوم کے سامنے جائیں گی تو پھر اس ایوان کا مذاق اڑے گا کہ جہاں ایسے ہاؤس میں قوم

کے رہنماؤں نے قوم کو صحیح راستہ دکھانا ہے وہاں وہ کیسی باتیں کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب اس تحریک استحقاق کا اخباروں میں ذکر آئے گا تو پھر اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو گا کہ کیا وہاں اس قسم کے ممبر بیٹھے ہوئے ہیں جنہیں اتنا بھی علم نہیں ہے کہ اگر ایک چور یا ایک ملزم پکڑا جائے تو استحقاق ان کا کیسے مجروح ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا سمیع الحق۔

مولانا سمیع الحق: میں جناب! اتنا عرض کروں گا کہ اقبال صاحب کا اگر استحقاق اس مسئلہ سے مجروح نہیں ہوتا تو پھر واقعی ان کا یہ دل گردہ ہے۔ پوری قوم کے بارے میں منشیات، ہیروئین اور سمگلنگ میں ملوث ہونے کے متعلق، دنیا میں یہ تصویر سامنے آئے اور پارلیمنٹ کو اس چیز کا احساس ہی نہ ہو، اور اس چیز کا نوٹس ہی نہ لے۔ ہمارے ملک کی مقدس عدلیہ دنیا بھر میں رسوا ہو جائے تو بحیثیت ایک وکیل اور وزیر کے، ان کو تو اس چیز کا زیادہ احساس ہونا چاہیئے تھا۔ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے یا نہیں مگر ان کا یقیناً ہوا ہے۔ ان کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے۔ میں انکے استحقاق کے لئے لڑ رہا ہوں۔ عدالت کے استحقاق کے لئے لڑ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ اور اقبال صاحب، ایک دوسرے کو قریب سے اور دل سے جانتے ہیں۔ ویسے یہ تحریک استحقاق نہیں بنتی ہے اگر آپ یہ تحریک التوا کے طور پر پیش کرتے تو شاید یہ مناسب ہوتا۔ شکریہ!

مولانا سمیع الحق: راجہ صاحب کو آپ کم از کم جواب دینے کا موقع دیجئے۔ یہ ہیروئن کا مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورے ممبران دل سے اس چیز کو محسوس کرتے ہیں کہ جب پورے پاکستان کی بے عزتی ہو، اس کا وقار جب مجروح ہو تو پارلیمنٹ کا بھی لازماً وقار مجروح ہو جاتا ہے۔ جب جج یہ کام کر سکتا ہے تو کل کو پارلیمنٹ کے ممبران کو بھی باہر کے ممالک کے لوگ ایسا ہی سمجھیں گے۔

جناب اقبال احمد خان: وہ باہر پکڑا گیا ہے۔

مولانا سمیع الحق: اگر وہ باہر پکڑا گیا ہے تو پھر میرا سوال یہ ہے کہ یہاں کے ایئرپورٹ سے ہیروئن کیسے جہاز میں پہنچی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: راجہ نادر پرویز صاحب، آپ اپنے خیالات کا اظہار اس پر کیجیے ویسے یہ پریویلج موشن نہیں بنتی ہے۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: I can add to the facts, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ facts بتا دیں۔

راجہ نادر پرویز خان: میں جناب مولانا صاحب کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ وہ ایک پاکستانی اور محب الوطن کی حیثیت سے سوچ رہے ہیں جس کا ہمیں احساس ہے۔ لیکن یہ ایسی چیز ہے جو کئی سالوں سے چل رہی ہے میرے پاس ایسے facts and figures موجود ہیں اور میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ جو اقدام حکومت نے کیے ہیں، اس سے سمگلنگ پر کتنا effect ہوا ہے یا اسکی کتنی روک تھام ہوئی ہے۔

یہ جو ساری کہانی ہے، میں اسے دوبارہ بیان نہیں کروں گا لیکن میں ان کو یقین دلا دینا چاہتا ہوں کہ ہماری تحقیقاتی ایجنسیز جو ہیں اس کیس کو بڑے تحمل کے ساتھ، پوری بردباری کے ساتھ اور پوری طاقت کے ساتھ investigate کر رہی ہیں اور اگر link ثابت ہو گیا تو میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس link میں جو لوگ پاکستان میں ملوث پائے گئے ان کو ضرور سزا ملے گی۔

دوسری بات میں مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۹۸۴ء میں جو ہیروئن سمگل ہوتی تھی اس کا ۳۳ فیصد پاکستان سے جاتا تھا۔

That is, 33% of the heroin smuggled to UK used to come from

Pakistan اب ۱۹۸۶ء میں latest figures کے مطابق

جو ہیروئن یو-کے میں جاتی ہے That is only 10% that goes from our

انڈیا سے ۲۹ پرسینٹ، لبنان سے ۱۳ پرسینٹ country and from the

other countries it is on the increase whereas from Pakistan it has

اس بارے میں گورنمنٹ investigate come down from 33% to only 10%.

کر رہی ہے جب تک ملزم پاکستان میں نہیں آ جاتا we will not be able

اگر ہمیں یو-کے گورنمنٹ سے ایمبیسی کے ذریعے to complete the case.

from our Embassy and other sources and any link انفارمیشن مل گئی
which is established here in Pakistan تو اس پر ضرور کارروائی کریں گے شکریہ۔

تو اس پر ضرور کارروائی کریں گے۔ شکریہ!

جناب ڈپٹی چیئرمین: ویسے مولانا صاحب، یہ تحریک استحقاق تو نہیں بنتی البتہ تحریک التوا ہو سکتی تھی۔ اس کی وزیر صاحب نے وضاحت کر دی ہے۔

مولانا سمیع الحق: اقبال خان صاحب ہر معاملے کو مذاق سمجھتے ہیں۔ اس میں کچھ ان کا حصہ لگتا ہے۔ یہ اچھا ہے کہ راجہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہاں جن لوگوں سے link ثابت ہوا، ان کو بھی صحیح صحیح سزا ملے گی۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو ۱۰ پرسنٹ تک بات پہنچ گئی ہے بڑی اچھی بات ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس ۱۰ پرسنٹ کو بھی روکنے کے لئے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر آپ اپنی نیت اور اقبال صاحب اپنی نیت کے بارے میں اظہار خیال کے لئے ہاؤس کی اجازت لے لیں تو دونوں ارشاد فرما لیں۔

جناب اقبال احمد خان: نہیں نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: "نہیں"، اب ایڈجرنمنٹ موشن، اگلی آئیٹم۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میری بھی ایک پریویلیج موشن تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اب ایڈجرنمنٹ موشن کی باری ہے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! ابھی ایک پریویلیج موشن باقی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے پاس اور کوئی پریویلیج موشن نہیں ہے آپ کی موشن کے بارے میں سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ under process ہے۔ ایجنڈے میں بھی آخری پریویلیج موشن تھی۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! میری ٹیبل پہ ایک تحریک استحقاق پڑی ہوئی ہے ۔ میرے نام سے ہے اور یہاں پڑی ہوئی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میرے پاس نہیں ہے ۔ اس کو پھر اگلی سٹنگ پہ لے لیں گے ۔ میرے پاس جو ایجنڈا ہے، میں تو اسی کے مطابق کام کر رہا ہوں ۔

قاضی حسین احمد: ٹھیک ہے جی، اگلی سٹنگ پہ لے لیجئے ۔

Adjournment Motions

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک التوا جناب جاوید جبار صاحب ۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, I would like to request your permission and through your courtesy ask the leave of the House to move an adjournment motion today out of turn, in view of the grave nature of the subject. I have submitted the adjournment motion a few hours earlier to the Senate Secretariat.

جناب ڈپٹی چیئرمین: مجھے تو اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے اگر ہاؤس اس بات کی اجازت دے دے تو ٹھیک ہے ۔

جناب جاوید جبار: اگر میں وضاحت کر دوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں، وضاحت تو تب کریں گے جب .....

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب آپ نئی روایت نہ ڈالیں ایک طریقہ کار جو چل رہا ہے اس پہ stick کریں ۔ یہ special provision بنا کر کسی کو اجازت نہ دیں ۔

جناب جاوید جبار: جناب چیئرمین! پہلے آپ میرا سبجیکٹ تو سن لیں ۔ جب آپ نے سبجیکٹ ہی نہیں سنا

How does he assume that something is more or less important. I am not saying any other adjournment is not deserving.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جو مجھے بتایا گیا ہے اس کے مطابق وہ انڈر پراسس ہے، اس لئے یہ میرے پاس ریکارڈ میں نہیں ہے ۔

Mr. Javed Jabbar: I was told by the Senate Secretariat that the motion would be submitted to the Chairman. I addressed a letter to him. It is a national emergency.

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ تھر کے قحط کے بارے میں ہے، اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب جاوید جبار : جناب چیئرمین صاحب ! میں ذرا ہاؤس کو بتا دوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جاوید صاحب، آپ اس کو پڑھیے۔

جناب جاوید جبار : میں صرف آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ تحریک کس نوعیت کی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی فرمایئے۔

(i) *RE*: DROUGHT AND FAMINE CONDITIONS PREVAILING IN THE THAR REGION OF SIND

Mr. Javed Jabbar: I ask for leave to move that the House do now adjourn to discuss a matter of recent occurrence and of urgent public importance namely the accelerated deterioration of drought and famine conditions as reported today.....

میں جناب چیئرمین ! آپ کی توجہ چاہوں گا تاکہ میں convey کر سکوں کہ میں کیا کہنا چاہ رہا ہوں۔ آپ سن لیجیے۔

The accelerated deterioration of drought and famine conditions as reported today on September 21, 1987 in the Thar region, Sind, particularly after 15th September, 1987 as a result of which half a million citizens of Pakistan are experiencing starvation and facing death. These words appear in the report in the newspaper which has been provided by a Government controlled agency—the Associated Press of Pakistan (APP) and has been published in the Government controlled National Press Trust newspaper—'The Morning News, Karachi'.

[Mr. Javed Jabbar]

A copy of the report was enclosed with the motion. The headline of the Report is "Over half a million facing death in Thar".

Now, Mr. Chairman, I ask you if this is not the single most important emergency facing the country, tell me if there is any other subject that deserves immediate consideration of the House.

اب میرے کچھ دلائل ایڈمیسبلٹی پر ہیں اگر آپ چاہتے ہیں تو وہ بھی میں پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کون سے وزیر صاحب جواب دیں گے۔

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین ! میں ایک تجویز پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ موشن پیش ہوگی تو شاید مجھے یہ کہنے کی مجبوری ہو کہ یہ inadmissible ہے لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ جو اتنے اہم مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرا رہے ہیں اس کو next day پر لے لیں تاکہ متعلقہ وزارت سارے فیکٹس جمع کر کے اس ایوان کی خدمت میں پیش کر سکے۔ اس مرحلے پر جب facts ہمارے پاس نہیں ہیں تو پھر ایک ٹیکنیکل الیتو ہی آئے گا کہ وہ یہ ہے کہ یہ ایڈمیسبل نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب آپ اسے examine کریں گے تو آپ بھی اسی نتیجے پر پہنچیں گے۔ اس لئے میری استدعا ہو گی کہ اس مسئلے کو آج کی بجائے next day پر لے لیں اور اس دوران متعلقہ ادارے اس سلسلے میں حقائق جمع کر کے، ہاؤس کو بتا سکیں گے اور یہ بھی بتا سکیں گے کہ وہ کیا اقدامات اٹھا رہے ہیں اس طرح شاید اس تحریک کا کچھ فائدہ ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی جاوید صاحب!

جناب جاوید جبار : یہ انسانی اہمیت کا مسئلہ ہے۔ یہ ٹریجڈی گذشتہ چار سال سے develop ہو رہی ہے۔ اب اگر یہ ایک بالکل ...... (مداخلت)

ایک معزز رکن : یہ ایک continuing process ہے۔

جناب جاوید جبار : ارے بابا continuing process ہے۔

but it has now become a disaster and you cannot say just because the crisis has been growing....

تو میں عرض یہ کر رہا تھا۔ کہ آج جو صورت حال ہے اس continuing crisis کی اس نے ایک emergency کے طور پہ نئی شدت اختیار کر لی ہے۔ حکومت کا ہی ایک ادارہ نیشنل پریس ٹرسٹ ہے، حکومت کا ادارہ APP ہے اس کو ساری situation کا علم ہے اب وزارت متعلقہ جو ہے اگر اس کو علم نہیں ہے اس situation کے بارے میں، تو پھر اس ملک کا کیا ہوگا، اس حکومت کا کیا ہوگا خدا کے واسطے اس طرح کی ٹیکنیکل objection مت لیں۔

I am sure all the Minister in the Cabinet should be aware of a situation where five lac people are facing starvation and you still need time to gather facts. I will tell you the facts because I go to that area. I have not seen any Member of the Federal Cabinet there recently.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی رانا نعیم صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں یا اقبال صاحب کی تجویز کہ کل کو لے لیں مان لی جائے۔

جناب جاوید جبار: میں کوئی اعتراض نہیں کرتا لیکن اب سے لے کر next day تک اندازہ لگا لیں کہ کتنے لوگ اور مر جائیں گے کیونکہ وہاں اہم ضرورت ہے emergency relief services کی اور کوئی اقدام نہیں کئے جا رہے جبکہ پاکستان آرمڈ فورسز کی intervention کے لئے میں نے اگست میں پرائم منسٹر کو ایک اپیل ایڈریس کی، اس کا آج تک کوئی جواب نہیں ملا جبکہ آرمڈ فورسز کے پاس ہیلی کوپٹرز ہیں ٹرکس ہیں لوگ ہیں ان کو بالکل نہیں استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور لاکھوں لوگوں کے حالات اور بگڑتے جا رہے ہیں اور آپ کہتے ہیں کہ ہمیں ٹائم چاہیئے۔

I submitted copies of all my recommendations to all relevant Ministers. I got an answer from one member of the Federal Cabinet but I have yet to receive an answer from the Prime Minister when in his own Province 500,000 people are facing starvation and death.

[Mr. Javed Jabbar]

ایک حد ہوتی ہے .... (مداخلت)

جناب اقبال احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اقبال خان صاحب۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! ابھی اس بات کا فیصلہ نہیں ہو سکا کہ آج یہ take up کرنی ہے یا نہیں کرنی۔ یہ جو ان کے ارشاداتِ گرامی ہیں وہ اس کے بعد پیش کریں جو بھی کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کسی نے جواب دیا یا نہیں دیا۔ معزز ممبر اس صوبے کے رہنے والے ہیں۔ چار سال سے وہاں قحط سالی ہے اور چار سال کے بعد آج انہیں اس بات کا خیال آیا۔ آپ اگست کے پہلے ہفتے میں .... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب آپ تشریف رکھیں آپ کو موقع دیا جائے گا۔

جناب اقبال احمد خان: میں نے یہ عرض کیا کہ مجھے اس بات کا حق حاصل ہے کہ میں اس پر technical objection raise کرتا۔ لیکن انسانی مسئلے کی وجہ سے میں نے ایک تجویز پیش کی کہ اگر آنریبل ممبر اگست میں تھر کا دورہ کرنے کے بعد وہاں کے حالات دیکھ کر پورے دو مہینے انتظار کرتے ہیں اس موشن کو پیش کرنے میں، تو جو گورنمنٹ نے اقدام کئے ہیں اس کی تفصیل اکٹھی کرنے کے لئے آپ ہمیں ایک دن کا بھی وقفہ نہیں دیتے۔ اگر معزز ممبر کو اتنا احساس تھا ان غریبوں کا تو پونے دو مہینے کس انتظار میں رہے؟ اس وقت موشن پیش کیوں نہیں کی؟

جناب! میں نے یہ تجویز دی ہے کہ وقفہ دیں ہم پورے facts آپ کی خدمت میں پیش کریں گے تاکہ آپ کی رائے لی جاسکے اور ان غریبوں کی بہتری کے لئے کوئی انتظام کیا جاسکے اس میں کوئی اپوزیشن کی بات نہیں تھی۔ میں نے یہ کہا تھا کہ اعتراض اٹھایا جاسکتا تھا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ نہیں facts ہاؤس کے سامنے پیش کرنے چاہئیں اس لئے اس کو next day پہ لے لیں۔ اس میں میں نے کونسی مخالفت کی بات کی۔ ویسے تو ہم سیاسی exploitation کرنے کے لئے .... (مداخلت)

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman point of order. May I object to this.

(Interruption)

Mr. Javed Jabbar: You do not know the subject. Let the honourable Minister concerned speak on it. Mr. Chairman, I object to this implication of dishonesty on his part ایک تو ان کو اتنا علم نہیں ہے کہ سینیٹ کے ہر سیشن میں either through question or through motions I have raised this issue. His colleagues in the Federal Cabinet will inform him of the communications I have addressed to them over the past two years and as far exploitation is concerned, he does not even bothered to read what I asy in the press. I have said that even though I am in opposition or not a part of the ruling party, on a question of Thar, I am prepared to look at it as a supreme non-political cause. I have worked with Government Departments in the Thar area to help to improve the relief efforts. I do not wish to exploit it. If I wish to exploit it I would have raised an issue of the fact that Government doctors who have accompanied me to the Thar area have now been issued show cause notices. If he forces me to bring out in the open the hypocracy of Government policy I will reveal much more facts. But at this stage my main concern is the welfare of the people of Thar. So, there he should not even dare to imply that there was a political motive to this. I am absolutely aware of the updated position and it is the duty of the Federal Cabinet to keep itself fully informed and not ask for three days and two days and two weeks. When the Government's own institutions are publishing this information.

Mr. Deputy Chairman: Nawab Sahib, do you want to say something?

Mr. Muhammad Ali Khan: Through you I request the honourable Member of this august House to wait for a day or two when this is processed by the Ministry concerned and then the Minister Incharge would be in a position to lay all the facts before this House which the Government has been doing so far. So, I request him to just wait for one day and it could be taken up on the next day. Thank you Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: رول نمبر ۵۰ کے مطابق اس کو کل take up کیا جائے گا۔ یعنی جمعرات کو پیش کریں۔ ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۲، محمد طارق چوہدری صاحب۔

(ii) *RE*: AVAILABILITY OF IMPORTED FOOD STUFF CONTAMINATED BY RADIATION IN PAKISTAN MARKETS.

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے آج کے اجلاس کی کارروائی روک کر قومی اہمیت کے حامل فوری توجہ طلب مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ کہ روس اور یوگوسلاویہ سے سمگل ہو کر آنے والی اشیاء خوردنی جن میں ایٹمی تابکاری کے اثرات موجود پائے گئے ہیں لوگوں کی صحت و تندرستی کے لئے انتہائی مضر ہیں۔ ان اشیاء کا ملکی بازار میں آنا، فروخت ہونا انتہائی تشویش اور پریشانی کا سبب ہے۔ ایسی اشیاء جن کی ملک میں داخلے پر پابندی ہے یہ کیونکر مارکیٹ میں پہنچ گئی اور اب فروخت ہو کر عوام کی صحت و تندرستی کے لئے خطرے کا سبب بن رہی ہے؟ لہٰذا اس اہم مسئلے کو زیر بحث لا کر نہ صرف ایسی اشیاء کو ملک میں داخل ہونے سے روکا جائے بلکہ اس کے ذمہ دار افراد کے خلاف مؤثر کارروائی کے لئے اقدام تجویز کئے جائیں تاکہ آئندہ ان انسان دشمن کارروائیوں کا مؤثر تدارک ہو سکے

Raja Nadir Pervaiz Khan: I oppose it Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب میں وزیر صاحب کو موقع دیتا ہوں کہ وہ اس کی مخالفت کر لیں ہر معقول چیز کی مخالفت کے لئے میں ان کو موقع دے رہا ہوں۔

Mr. Deputy Chairman: Janab Raja Nadir Pervaiz.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Thank you. Sir the Government has got a report from the Home Secretaries of the Provincial Governments regarding the smuggling of these items namely from Russia and Yougoslavia. The report has confirmed that these items were smuggled through unauthorized routes by carriers, by other means of transport and eatables like fruit jams, cheese fresh and tinned etc. were available in the border cities like Peshawar. In view of the incident which took place in Russia, the apprehension regarding the hazardous nature of

the food items was expressed in certain quarters. Through the Federal Security Cell, Ministry of Interior the samples were sent for test to the Atomic Energy Commission in order to ensure whether the reports were correct or incorrect. The Secretary of the Ministry of Health, Special Education and Social Welfare, Islamabad, also requested for taking action accordingly on the same. The respective samples were accordingly procured and tested by the Atomic Energy Commission and the analysis shown in the samples is that moderate level of radio-activity is available in these items which are available in the markets in the cities like Peshawar and in other small cities. The Ministry of Interior has issued instructions to the provincial Government to caution the people regarding the use of these items through information media without causing any undue harassement in the public. So, that these items are not used by the people. Implementation of these measures to check the smuggling of these food stuffs which come through these unauthorised routes in the country will be strictly enforced. Appropriate health checks and confiscation of this contaminated items, eatable items through the appropriate agencies will be carried out. The Government has taken notice of these smuggled goods which are available in the markets and issued necessary instructions to the provincial Government to take adequate steps to ensure that these items are confiscated and those people are brought to book who deal in the smuggling of these items. I assure the honourable Members that the Government has taken adequate measures and we are trying our best that these items are confiscated in the markets and adequate check posts are established on the borders. so that the smuggling of these special goods does not occur. Thank you, Sir.

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! جی چوہدری صاحب آپ کچھ اور فرمانا چاہیں گے ۔

جناب محمد طارق چوہدری : راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں unauthorised route
سے سمگل ہو کر آتی ہیں ۔ کیا سمگلنگ کے لئے کوئی authorised routes بھی ہیں ۔ اس
کی بھی اگر یہ وضاحت کر دیں تو مجھے خوشی ہو گی ویسے راجہ صاحب نے تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے
یا معصوم نادانی سے لیکن واقعہ یہ ہے کہ تمام سب ڈویژنوں تک حکومت کی طرف سے یہ ہدایات پہنچی

[Mr Muhammad Tariq Choudri]

ہیں کہ اپنے اپنے سٹورز اور اپنے اپنے شہروں میں اگر یوگوسلاویہ اور روس کی سمگل شدہ چیزیں ہیں تو اٹھالی جائیں۔ اگرچہ یہ بڑا مناسب مؤثر اور بہتر اقدام ہے اور مجھے خوشی ہے کہ حکومت تھوڑا بہت نوٹس لینے لگی ہے۔ لہٰذا میں اس کو پریس تو نہیں کرنا چاہتا لیکن اگر کوئی authorised route ہے تو یہ اس کی وضاحت کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جی۔ تحریک التوا نمبر ۳ جناب محمد طارق چوہدری صاحب۔

(iii) *RE*: BUILDING LATEST MISSILE SYSTEM BY INDIA

جناب محمد طارق چوہدری: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ اجلاس کی کارروائی روک کر ملکی سلامتی اور قومی تحفظ کے اس اہم ترین مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔ کہ یہ بھارت نے جدید ترین میزائل تیار کر لیے ہیں۔ متعدد قسم کے جدید میزائلوں کی تیاری پاکستان کے لئے تشویش اور پریشانی کا سبب ہے۔ کیونکہ پاکستان وہ واحد ملک ہے جس کے ساتھ بھارت کا "تاریخی تصادم" ہے اور اب بھی دونوں کے تعلقات میں کشیدگی اور تناؤ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا جدید اور خطرناک میزائلوں کی تیاری پاکستان کی سلامتی اور بقا کے لئے خوفناک اثرات مرتب کر سکتی ہے۔ نیز اس اقدام سے اس پر امن خطے میں اسلحہ اور اس کی تیاری کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔ جو دونوں ملکوں کی اقتصادی حالت پر گہرے اثرات مرتب کرے گی۔ لہٰذا ضروری ہے کہ دشمن ملک کے ان اقدامات کا فوری نوٹس لیا جائے اور اسے ایوان میں زیر بحث لا کر ضروری اقدامات تجویز کیے جائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی رانا نعیم صاحب۔

Rana Naeem Mahmud Khan: Thank you Mr. Deputy Chairman.

Unfortunately Sir, for some unknown reasons the Ministry of Foreign Affairs whom this adjournment motion was addressed to has not provided me the information which I would like to lay before the honourable Members of this House. I could have opposed this on technical grounds but I would not do so today and request that this matter be postponed for the next sitting of the House when I would be in a better position to take up the matter. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین : جی چوہدری صاحب ۔

جناب محمد طارق چوہدری : رانا صاحب کے لئے تو جناب یہ تین ہفتوں کے لئے بھی

جناب ڈپٹی چیرمین :۔ شکریہ ! تحریک نمبر ۵ ۔ میرداد خیل صاحب ۔

(iv) *RE*: GAS EXPLOSION IN A COAL MINE AT SINJADI, QUETTA

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ روزنامہ "مشرق" کوئٹہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے ایک کوئلے کی کان میں گیس کے دھماکے سے ۹ کان کن جاں بحق ہو گئے اور بارہ زخمی حالت میں ہسپتال میں داخل کر دیئے گئے ۔ اس ہولناک حادثے کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کرنے کے پیش نظر اس ایوان میں بحث کی جائے ۔

Mr. Deputy Chairman: Mian Abdul Sattar Laleka.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, so far as its admissibility on technical grounds is concerned, I would oppose it.

The Federal Government is only responsible for oil and gas fields. All other mines are the responsibility of the Provincial Governments. As such this motion is not admissible under clause (f) of Rule 71 of the Procedure of Conduct of Business in the Senate.

یہ تو رہی حضور والا ! اس کی فنی پوزیشن ۔ لیکن جہاں تک محترم رکن کی اس سے متعلق تشویش کا سوال ہے ہم اپنے طور پر پوری کوشش کر رہے ہیں کہ مائنز میں حادثات کو کم کیا جائے ۔ اس کے لیے ہم نے کافی اقدامات کیئے ہیں ۔ جہاں تک اس حادثے کا تعلق ہے اس میں بھی ہم نے بلوچستان گورنمنٹ کو کہا ہے بلکہ وہ اپنے طور پر اس واقعہ کی ایک انکوائری کر رہے ہیں ۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم مائنز ریسکیو سینٹر اور زیادہ قائم کریں ۔ کوئٹہ میں Sinjadi کے مقام پر، پنجاب میں خوشاب کے مقام پر اور سندھ میں خان کوٹ کے مقام پر ہمارے مائنز ریسکیو سینٹرز کام کر رہے ہیں ۔ حضور والا ! جہاں تک ہماری حکومت کا سوال ہے ہم نے جو جہاں ان حادثات میں موت واقع ہو جاتی تھی compensation کو دو گنا کیا ہے ۔ پہلے وہ پندرہ ہزار تھی ۔ ہم نے اسے تیس ہزار کیا ہے تاکہ مالکان میں اس چیز کا احساس بھی پیدا ہو اور جہاں تک مزدوروں کا تعلق ہے ہم اس حقیر معاوضہ کو کسی انسانی جان کی قیمت تو نہیں کہیں گے لیکن اپنی

[Mian Abdul Sattar Laleka]

طرف سے کچھ مدد دینے کی کوشش کی ہے، دوسرے حادثات، جو زخمی ہو جاتے ہیں پہلے ان کو اکیس ہزار روپے دیئے جاتے تھے ہم نے یہ رقم بڑھا کر بیالیس (۴۲) ہزار روپے کر دی ہے۔ اس کے علاوہ جو انشورنس سکیم ہے اس طرف سے بھی ہم اسے کور کرتے ہیں۔ تاکہ ہم مرنے والے کے خاندان کے لئے جو کچھ ہمارے بس میں ہو کر سکیں۔ میں معزز ممبر کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ گو یہ ہمارے فیڈرل گورنمنٹ کے purview میں نہیں آتا۔ لیکن جب یہ سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کے اجلاس ختم ہونگے تو انشاء اللہ میں خود کوئٹہ جا کر کوشش کروں گا کہ وہاں جتنی مائنز ہیں ان کا معائنہ کروں اور ذاتی طور پر وہاں کے حالات معلوم کروں۔ اور میں اس چیز کے لئے دعوت دوں گا کہ جناب میرداد خیل صاحب بھی اس دورے میں میرے ساتھ ہوں میرے قائد جناب محمد خان جونیجو کی ہمیشہ یہ کوشش بھی رہی ہے کہ ہم اپنی قوم کے مزدوروں کے لیے اپنی قوم کے محنت کشوں کے لئے جتنا کر سکیں بغیر نعرے لگائے بغیر باتیں بنائے ان کی فلاح و بہبود کے لئے کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! جی جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب۔ آپ اس پہ کچھ مزید فرمانا چاہیں گے یا اسے پریس نہیں کرتے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: یہ تو اہم بات ہے۔ اس پر میں بعد میں آؤں گا۔ چونکہ وزیر محترم نے بتا تو دیا ہے اور بڑے اچھے انداز میں بتایا ہے۔ میرا مقصد یہ ہے کہ بلوچستان میں ۸۰ ہزار مزدور (کان کن) کام کر رہے ہیں۔ وزیر صاحب نے فرمایا کہ ایک جگہ سنجدی کا مقام ہے جہاں حفاظتی اقدام کے لئے سنٹر قائم کیا گیا ہے کیا پورے بلوچستان کے علاقے میں ایک سنٹر حکومت فراہم کرتی ہے۔ جبکہ یہ بہت بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم نے اتنے ترقیاتی کام شروع کر دیئے ہیں اور ملک نے اتنی ترقی کی ہے تو ۸۰ ہزار کان کنوں کے لئے ایک حفاظتی سنٹر کا قیام سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ چنانچہ مزید سنٹر بنائے جائیں۔ کانوں میں حادثے اس لئے پیش آتے ہیں کہ مائن اونرز جو ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بس ہمارا کام چلے یہ نہیں سوچتے کہ کسی مزدور کی جان جاتی ہے تو اس کے تحفظ کے لئے کچھ کیا جائے، پھر حکومت نے ان کو کنٹرول نہیں کیا۔ اس بات کی چیکنگ نہیں کر رہی ہے کہ یہ مزدور جو کام کرتا ہے، ڈھائی ہزار فٹ نیچے جاتا ہے تو آخر اس کے لئے کیا سہولت ہونی چاہیئے، اس کان میں اخراج

ہوا تازہ ہوا کی آمد کی کس طرح ضرورت پوری کی جاتی ہے اور جب حادثہ ہوتا ہے، نو دس اور بیس افراد بھی بعض اوقات بیک وقت لقمۂ اجل بن جاتے ہیں، تب حکومت کی مشینری اخبارات کی بہت بڑی شہ سرخیوں سے یہ خبر دیتی ہے کہ ہم نے اتنے ہزار روپے ان کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں اور پھر اس کے بعد معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ ہمارا مقصد یہ نہیں ہے ہم چاہتے ہیں کہ جو مزدور کام کرتا ہے اس کی قیمتی جان کا تحفظ ہو آپ نے تو تیس ہزار روپیہ ایک انسانی جان کے لئے مقرر کر دیئے ہیں، اس کی ہلاکت کے بعد تیس ہزار روپے تو آپ نے ادا کر دیئے لیکن آپ نے یہ نہیں سوچا کہ ایک انسانی جان کے تحفظ کے لئے ہم نے کتنی رقم فراہم کرنی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ یہاں مائنز ایکٹ میں جو ۱۹۳۶ء کا ہے میں ترمیم کرنے کی ضرورت ہے جب تک وہ ترمیم نہ ہو یہ مسئلہ حل نہ ہوگا اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی پہلو قابلِ غور ہے کہ پانچ چھ مائنز میں ایک سپروائزر سردار کام کر رہا ہے وہ چیکنگ کے لئے بالکل ناگفتہ بہ حالات میں کسطرح اور کس کس کان میں جائے اور وہاں جا کر چیکنگ کرے سپروائزر جو ہے وہ مائن اونرز کی صوابدید پر ہے جب وہ چاہیں اس کو نکالیں اور جب چاہیں اس کو رکھیں۔

<u>سردار خضر حیات خان</u>: جناب پوائنٹ آف آرڈر، جناب کیا یہ ڈسکشن کے لئے ایڈمٹ ہو چکی ہے کہ جس پر یہ تقریر فرما رہے ہیں یہ تو ایڈمیسیبلٹی پر بات کریں یہ تو ایسے تقریر کر رہے ہیں جیسے تحریک التوا ایڈمٹ ہو چکی ہو۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا، جی میر داد خیل صاحب۔

<u>جناب عبدالرحیم میرداد خیل</u>: جناب میرا مقصد یہ ہے کہ مائنز کا سپروائزر لگانا اور نہ لگانا یہ چیف انسپکٹر آف مائنز کا کام ہے اس کو یہ اختیارات ہونے چاہئیں کہ کس کو نکالے اور کس کو رکھے تو اس لحاظ سے مائنز سپروائزروں کو بھی حکومت کی طرف سے تحفظ حاصل ہو جب تک یہ تحفظ نہ ہو تو مائنز سپروائزر کام نہیں کر سکتا اور مزدوروں کا جو کام ہے وہ سخت جان لیوا ہوتا ہے۔ اس کی چیکنگ نہیں ہوتی۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: آپ اس کی ایڈمیسیبلٹی پہ آئیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ جو حادثات رونما ہوتے ہیں اکثر بجلی کی shortage کی وجہ سے ہوتے ہیں ۔ اس سلسلے میں مائن اونروں سے اگر بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ جناب اس کے لئے ضروری سامان باہر سے منگوانا پڑتا ہے وہ حکومت ہمیں فراہم نہیں کرتی تو میں گزارش کروں گا کہ حکومت ان مائن اونروں کو بھی حفاظتی سامان فراہم کرے کیوں کہ وہ ان سے باقاعدہ ٹیکس لیتی ہے اور ٹول ٹیکس وصول کرتی ہے اور صحیح طور پر وصول کرتی ہے تو پھر اسے ان کے تحفظ کے لئے بھی سامان فراہم کرنا چاہیئے اس کے ساتھ ساتھ مائن اونروں پر اور مزدوروں کے جو کان کنی کے مسائل ہیں اس پر ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے ۔ جہاں جہاں خامی ہو اس کو دور کیا جائے تاکہ یہ حادثات کم سے کم واقع ہوں ۔ شکریہ !

جناب ڈپٹی چیئرمین : محرک کوئٹہ کی کان میں پیش آنے والے اس حادثے پر بحث کرنا چاہتا ہے جس کے متعلق روزنامہ "مشرق" کوئٹہ میں ۲۸ جولائی ۱۹۸۶ کو خبر چھپی تھی کہ جس کے مطابق سنجدی کوئٹہ کی کوئلہ کی کان میں گیس کا دھماکہ ہونے کی وجہ ۹ مزدور ہلاک ہوگئے اور بہت سے زخمی ہوگئے تھے ، کوئلے کی کانیں صوبائی مسئلہ ہیں اور وفاقی حکومت کوئلے کے کان کنوں کو بنیادی طور پر امداد فراہم کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے لہذا یہ تحریک قاعدہ ۱۷ (و) کے تحت قابل منظور نہیں ہے اس کے علاوہ جس مسئلے کو اٹھایا جانا مقصود ہے ۔ وہ اس نوعیت کا ہے کہ اس سے معمول کے حالات میں بچا نہیں جا سکتا اور تمام تر احتیاطی تدابیر کے باوجود کوئلے کی کانوں میں کام کرنے کے دوران دھماکے ہو سکتے ہیں اور یہ کسی طرح بھی فوری عوامی اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے لہذا میں اسے رول آؤٹ کرتا ہوں ۔ اگلی تحریک التواء نمبر ۹ محمد طارق چوہدری صاحب ۔

(v) *RE*: CONVICTION OF 134 PAKISTANIS BY THE COURTS OF INDIA ON THE CHARGE OF OVER STAYING

جناب محمد طارق چوہدری : بسم اللہ الرحمان الرحیم ، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کے اجلاس کی کارروائی روک کر اس اہم قومی مسئلے کو زیر بحث لایا جائے کہ بھارت میں ۱۳۴ پاکستانیوں کو سزا ئیں سنائی گئی ہیں اور ۱۷۶۶ ر قانونی طور پر بھارت گئے ہوئے پاکستانیوں کو گرفتار کر کے انہیں مسلم کش فسادات میں ملوث کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ خبر تمام پاکستانیوں کے لئے سخت تشویشناک اور نوٹس ...

ہے کہ قانونی دستاویز کے ساتھ قانونی طور پہ بھارت گئے ہوئے پاکستانیوں کو گرفتار کیا جائے اور انہیں سزائیں سنائی جائیں لہذا بھارت کے اس نامناسب رویے کو زیر بحث لاکر مناسب تدابیر عمل میں لائی جائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہ صاحبزادہ صاحب ہیں نہ نورانی صاحب ہیں تو میرا خیال ہے کہ اس کو نیکسٹ ٹائم پہ لے لیں گے۔

جناب محمد طارق چوہدری: ٹھیک ہے جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک التوا کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ جناب وسیم سجاد صاحب کی طرف سے لیجسلیشن کے بارے میں درخواست ہے کہ اس کو ملتوی کر دیا جائے، وہ کھانے پہ گئے ہیں، لہذا اجلاس ۲۴ ستمبر شام پانچ بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

[*The House adjourned to meet again at five of the clock in the evening on Thursday, September 24th 1987.*]

PCPPI—45(88) Senate—13-1-91—300.